﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 16

جمعۃ المبارک 03/جولائی 2009ء

9/رجب 1430 ہجری قمری ❁ 03/وفا 1388 ہجری شمسی

شمارہ 27

نماز کی تکمیل

حضرت ابو مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت ہمارے کندھوں پر ہاتھ رکھتے اور فرماتے کہ صفیں سیدھی رکھو اور آگے پیچھے مت کھڑے ہوا کرو ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا۔

صفیں سیدھی رکھنا نماز کی تکمیل میں شامل ہے اور نماز کی خوبصورتی کا حصہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب تسویۃ الصفوف حدیث نمبر 658,656,654)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن شریف اور احادیث میں ارواح طیّبہ کا بہشت میں مرنے کے بعد داخل ہونا تو بدیہی اور کھلے کھلے طور پر ثابت ہے مگر ایک بھی ایسی آیت یا حدیث نہیں ملے گی جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ یوم الحساب میں بہشتی لوگ بہشت سے باہر نکال دیئے جائیں گے

(۳) **سوال**۔ مسیح کے دوبارہ آنے کے ابطال میں جو یہ دلیل پیش کی گئی ہے کہ مسیح کا فوت ہونا ثابت ہے اور ہر یک مومن راستباز مرنے کے بعد بہشت میں داخل ہو جاتا ہے اور ہر یک جو بہشت میں داخل ہو جاتا ہے وہ برطبق آیت وَمَاھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ(الحجر:49) ہمیشہ رہنے کا بہشت میں حق رکھتا ہے۔ یہ دلیل صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اگر یہ صحیح ہے تو اس سے لازم آتا ہے کہ وہ قصہ صحیح نہ ہو جو عُزیر نبی کی نسبت قرآن شریف میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ سو(100) برس تک مرا رہا اور پھر خدائے تعالیٰ نے اس کو زندہ کیا۔ وجہ یہ کہ برطبق قاعدہ مفروضہ بالا زندہ ہونے سے یہ ماننا پڑتا ہے کہ وہ بہشت سے خارج کیا گیا۔ ایسا ہی اس آیت کو ظاہر پر حمل کرنے سے مُردوں کا قبروں سے جی اُٹھنا اور میدانِ حساب میں ربّ العالمین کے حضور میں آنا یہ سب باتیں اس آیت کے ایسے معنے کرنے سے کہ راستباز انسان مرنے کے بعد بہشت میں بلا توقف داخل ہو جاتا ہے اور پھر اس سے کبھی نہیں نکلتا باطل ہو جاتے ہیں اور مسلّمات عقیدہ اسلام میں ایک سخت انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔

اما الجواب۔ پس واضح ہو کہ حقیقت میں یہ سچ ہے کہ جو شخص بہشت میں داخل کیا جاتا ہے پھر وہ اس سے کبھی خارج نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ اللہ جلَّ شَانُہٗ مومنین کو وعدہ صادقہ دے کر فرماتا ہے لَا یَمَسُّھُمْ فِیْھَا نَصَبٌ وَّمَاھُمْ مِّنْھَا بِمُخْرَجِیْنَ(الحجر:49) یعنی بہشت میں داخل ہونے والے ہر یک رنج اور تکلیف سے رہائی پا گئے اور وہ کبھی اس سے نکالے نہیں جائیں گے۔ سورۃ الحجر الجزو نمبر 14۔

پھر ایک دوسری جگہ فرماتا ہے وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی الْجَنَّۃِ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّکَ۔ عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ(ھود:109)۔ الجزو نمبر ۱۲ سورہ ہود۔ یعنی سعید لوگ مرنے کے بعد بہشت میں داخل کئے جاتے ہیں اور ہمیشہ اُس میں رہیں گے جب تک آسمان وزمین ہے اور اگر یہ آسمان اور زمین بدلائے بھی جائیں جیسا کہ قیامت کے آنے کے وقت ہوگا تب بھی سعید لوگ بہشت سے باہر نہیں ہو سکتے اور نہ ان چیزوں کے فساد سے بہشت میں کچھ فساد ہو سکتا ہے کیونکہ بہشت اُن کے لئے ایک ایسی عطا ہے جو ایک لمحہ کے لئے بھی اس سے محروم نہیں رہ سکتے۔

ایسا ہی قرآن شریف کے دوسرے مقامات میں بھی بہشتیوں کے ہمیشہ بہشت میں رہنے کا جا بجا ذکر ہے اور سارا قرآن شریف اس سے بھرا پڑا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَلَھُمْ فِیْھَا اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ وَّھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ(البقرۃ:26) اور اُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ۔ ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ(البقرۃ:83) وغیرہ وغیرہ۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مومن کو فوت ہونے کے بعد بلا توقف بہشت میں جگہ ملتی ہے جیسا کہ ان آیات سے ظاہر ہو رہا ہے قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّۃَ۔ قَالَ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ (سورۃ یٰس:27-28) اور دوسری یہ آیت فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ ۔وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ(الفجر:30-31) اور تیسری یہ آیت وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ۔ فَرِحِیْنَ بِمَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ(آل عمران: 170-171)

اور احادیث میں تو اس قدر اس کا بیان ہے کہ جس کا باستیفاء ذکر کرنا موجب تطویل ہوگا بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ ”مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اکثر اُس میں عورتیں دیکھیں اور بہشت دکھلایا گیا تو میں نے اکثر اُس میں فقراء دیکھے“۔ اور انجیل لوقا باب 16 میں ایک قصہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے کہ لعزر جو ایک غریب آدمی تھا مرنے کے بعد ابرہام کی گود میں بٹھایا گیا یعنی نعیم جنت سے متمتع ہوا لیکن ایک دولت مند جو انہیں دنوں میں مرا دوزخ میں ڈالا گیا اور اس نے لعزر سے ٹھنڈا پانی مانگا مگر اُسے نہ دیا گیا۔

ماسوا اس کے ایسی آیات بھی ہیں جو ظاہر کرتی ہیں جو حشر اجساد ہوگا اور حساب کے بعد بہشتی بہشت میں داخل کئے جائیں گے اور دوزخی دوزخ میں۔ اور بظاہر اِن دونوں قسموں کی آیات پر نظر ڈالنے سے تعارض معلوم ہوتا ہے۔ قرآن شریف اور احادیث میں ارواح طیّبہ کا بہشت میں مرنے کے بعد داخل ہونا تو بدیہی اور کھلے کھلے طور پر ثابت ہے مگر ایک بھی ایسی آیت یا حدیث نہیں ملے گی جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ یوم الحساب میں بہشتی لوگ بہشت سے باہر نکال دئے جائیں گے بلکہ حسب وعدہ الٰہی بہشت میں ہمیشہ رہنا بہشتیوں کا جا بجا قرآن شریف اور احادیث میں مندرج ہے۔ ہاں دوسری طرف یہ بھی ثابت ہے کہ قبروں میں سے مردے جی اٹھیں گے اور ہر یک شخص حکم سننے کے لئے خدائے تعالیٰ کے حضور میں کھڑا ہوگا اور ہر یک شخص کے عمل اور ایمان کا اندازہ الٰہی ترازو سے اُس پر ظاہر کیا جائے گا۔ تب جو لوگ بہشت کے لائق ہیں بہشت میں داخل کئے جائیں گے اور جو دوزخ میں جلنے کے سزاوار ہیں وہ دوزخ میں ڈال دئے جائیں گے“۔

(ازالہ اوہام ۔روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 280 تا 282)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے بعض درخشندہ پہلو

(از قلم : حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ)

دشمنوں کے ساتھ سلوک:۔

قرآن شریف فرماتا ہے لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓي اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا ۔هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى (سورۃ المائدۃ آیت 9) یعنی اے مسلمانو چاہئے کہ کسی قوم یا فرقہ کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم ان کے معاملہ میں عدل و انصاف کا طریق ترک کر دو۔ بلکہ تمہیں ہر حال میں ہر فریق اور ہر شخص کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرنا چاہئے۔قرآن شریف کی یہ زرّیں تعلیم حضرت مسیح موعودؑ کی زندگی کا نمایاں اصول تھی۔آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں کسی شخص کی ذات سے عداوت نہیں ہے بلکہ صرف جھوٹے اور گندے خیالات سے دشمنی ہے۔اس اصل کے ماتحت جہاں تک ذاتی امور کا تعلق ہے آپ کا اپنے دشمنوں کے ساتھ نہایت درجہ مشفقانہ سلوک تھا اور اشد ترین دشمن کا درد بھی آپ کو بے چین کر دیتا تھا۔ چنانچہ.......... جب آپ کے بعض چچا زاد بھائیوں نے جو آپ کے خونی دشمن تھے آپ کے مکان کے سامنے دیوار کھینچ کر آپ کو اور آپ کے مہمانوں کو سخت تکلیف میں مبتلا کر دیا اور پھر بالآخر مقدمہ میں خدا نے آپ کو فتح عطا کی اور ان لوگوں کو خود اپنے ہاتھ سے دیوار گرانی پڑی تو اس کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کے وکیل نے آپ سے اجازت لینے کے بغیر ان لوگوں کے خلاف خرچہ کی ڈگری جاری کروا دی۔اس پر یہ لوگ بہت گھبرائے اور حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں ایک عاجزی کا خط بھجوا کر رحم کی التجا کی۔آپ نے نہ صرف ڈگری کے اجراء کو فوراً رکوا دیا بلکہ اپنے ان خونی دشمنوں سے معذرت بھی کی کہ میری لاعلمی میں یہ کارروائی ہوئی ہے جس کا مجھے افسوس ہے اور اپنے وکیل کو ملامت فرمائی کہ ہم سے پوچھے بغیر خرچہ کی ڈگری کا اجراء کیوں کروایا گیا ہے۔اگر اس موقعہ پر کوئی اور ہوتا تو وہ دشمن کی ذلت اور تباہی کو انتہا تک پہنچا کر صبر کرتا مگر آپ نے ان حالات میں بھی احسان سے کام لیا اور اس بات کا شاندار ثبوت پیش کیا کہ آپ کو صرف گندے خیالات اور گندے اعمال سے دشمنی ہے، کسی سے ذاتی عداوت نہیں اور یہ کہ ذاتی معاملات میں آپ کے دشمن بھی آپ کے دوست ہیں۔

اسی طرح جب ایک خطرناک خونی مقدمہ میں جس میں آپ پر اقدام قتل کا الزام تھا آپ کا اشد ترین مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی آپ کے خلاف بطور گواہ پیش ہوا اور آپ کے وکیل نے مولوی صاحب کی گواہی کو کمزور کرنے کے لئے ان کے بعض خاندانی اور ذاتی امور کے متعلق ان پر جرح کرنی چاہی۔تو حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی ناراضگی کے ساتھ اپنے وکیل کو روک دیا اور فرمایا کہ خواہ کچھ ہو میں اس قسم کے سوالات کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اور اس طرح گویا اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی اپنے جانی دشمن کی عزت و آبرو کی حفاظت فرمائی۔

اسی طرح جب پنڈت لیکھرام حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کے مطابق لاہور میں قتل ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع پہنچی تو گو پیشگوئی کے پورا ہونے پر آپ خدا تعالیٰ کا شکر بجا لائے مگر ساتھ ہی انسانی ہمدردی میں آپ نے پنڈت لیکھرام کی موت پر افسوس کا بھی اظہار کیا اور بار بار فرمایا کہ ہمیں یہ درد ہے کہ پنڈت صاحب نے ہماری بات نہیں مانی اور خدا اور اس کے رسول کے متعلق گستاخی کے طریق کو اختیار کر کے اور ہمارے ساتھ مباہلہ کے میدان میں قدم رکھ کر اپنی تباہی کا بیج بو لیا۔

قادیان کے بعض آریہ سماجی حضرت مسیح موعودؑ کے سخت مخالف تھے اور آپ کے خلاف ناپاک پراپیگنڈے میں حصہ لیتے رہتے تھے مگر جب بھی انہیں کوئی تکلیف پیش آتی یا کوئی بیماری لاحق ہوتی تو وہ اپنی کارروائیوں کو بھول کر آپ کے پاس دوڑے آتے اور آپ ہمیشہ ان کے ساتھ نہایت درجہ ہمدردانہ اور محسنانہ سلوک کرتے اور ان کی امداد میں دلی خوشی پاتے۔ چنانچہ ایک صاحب قادیان میں لالہ بڈھامل ہوتے تھے جو حضرت مسیح موعودؑ کے سخت مخالف تھے جب قادیان میں منارۃ المسیح بننے لگا تو ان لوگوں نے حکام سے شکایت کی کہ اس سے ہمارے گھروں کی بے پردگی ہوگی اس لئے مینارہ کی تعمیر کو روک دیا جائے۔اس پر ایک مقامی افسر یہاں آیا اور اس کی معیت میں لالہ بڈھامل اور بعض دوسرے مقامی ہندو اور غیر احمدی اصحاب حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان افسر صاحب کو سمجھایا کہ یہ شکایت محض ہماری دشمنی کی وجہ سے کی گئی ہے ورنہ اس میں بے پردگی کا کوئی سوال نہیں اور اگر بالفرض کوئی بے پردگی ہوگی تو اس کا اثر ہم پر بھی ویسا ہی پڑے گا جیسا کہ ان پر۔اور فرمایا کہ ہم تو صرف ایک دینی غرض سے یہ مینارہ تعمیر کروانے لگے ہیں ورنہ ہمیں ایسی چیزوں پر روپیہ خرچ کرنے کی کوئی خواہش نہیں۔اسی گفتگو کے دوران میں آپ نے اس افسر سے فرمایا کہ اب یہ لالہ بڈھامل صاحب ہیں آپ ان سے پوچھئے کہ کیا کبھی کوئی ایسا موقعہ آیا ہے کہ جب یہ مجھے کوئی نقصان پہنچا سکتے ہوں اور انہوں نے اس موقعہ کو خالی جانے دیا ہو اور پھر انہی سے پوچھئے کہ کیا کبھی ایسا ہوا کہ انہیں فائدہ پہنچانے کا کوئی موقعہ مجھے ملا ہو اور میں نے اس سے دریغ کیا ہو۔حضرت مسیح موعودؑ کی اس گفتگو کے وقت لالہ بڈھامل اپنا سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے اور آپ کے جواب میں ایک لفظ تک منہ پر نہیں لا سکے۔

الغرض حضرت مسیح موعودؑ کا وجود ایک مجسم رحمت تھا۔وہ رحمت تھا اسلام کے لئے اور رحمت تھا اس پیغام کے لئے جسے لے کر وہ خود آیا تھا۔وہ رحمت تھا اس بستی کے لئے جس میں وہ پیدا ہوا اور رحمت تھا دنیا کے لئے جس کی طرف وہ مبعوث کیا گیا۔وہ رحمت تھا اپنے اہل و عیال کے لئے اور رحمت تھا اپنے خاندان کے لئے۔وہ رحمت تھا اپنے دوستوں کے لئے اور رحمت تھا اپنے دشمنوں کے لئے۔اس نے رحمت کے بیج کو چاروں طرف بکھیرا۔اوپر بھی اور نیچے بھی۔آگے بھی اور پیچھے بھی۔دائیں بھی اور بائیں بھی۔مگر بدقسمت ہے وہ جس پر یہ بیج تو آ کر گرا مگر اس نے ایک بنجر زمین کی طرح اسے قبول کرنے اور اگانے سے انکار کر دیا۔ ('سلسلہ احمدیہ' جلد اوّل)

✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

دن مسافت ہے شب مسافت ہے
جاوِدانی تو بس خلافت ہے
ہم تو جاہل تھے ہم تو مردے تھے
یہ خلافت کی سب کرامت ہے
جس کو چاہے یہ معتبر کر دے
اِس کے ہاتھوں میں سب حکومت ہے
اِس کی برکت سے ہم فقیروں کی
بادشاہوں پہ بادشاہت ہے
پھول چہرے پہ جاں فدا اپنی
پھول چہرہ ہی اِس کی زینت ہے
ایک سے بڑھ کے ایک شہزادہ!
ایک سے بڑھ کے ایک رحمت ہے
ہم ہیں نورِ نظر ، عدو مردہ
اپنی اپنی ہی سب کی قسمت ہے
آ دلوں سے نکال کر تو دِکھا
آ کچھ ایسا تو کر جو ہمت ہے
جسم کو چیر دے تو بسم اللہ!
زندگی موت کی امانت ہے
کربلائیں ہزار دیکھی ہیں
مسکرانا ہماری فطرت ہے
گالیاں سن کے دے رہے ہیں دُعا
اک مسیحا کی یہ نصیحت ہے

(محمد مقصود احمد منیبؔ)

سسٹر امینہ ایدل وائز آف برازیل

(اقبال احمد نجم سابق مبلغ برازیل)

آپ 1986ء کے آخر میں بیعت کر کے اسلام احمدیت میں داخل ہوئیں۔آپ برازیل کے اولین نومبائعین میں سے تھیں۔آپ برازیل کے شہر Rio De Janiero کے علاقہ Copa Cabana میں مقیم تھیں۔ انگریزی، سپینش جانتی تھیں۔ پُرتگالی اُن کی اپنی زبان تھی۔ شہر Rio کے قریب جزیرہ Paouita میں آپ سے ملاقات ہوئی۔آپ نے 'اسلامی اصول کی فلاسفی' اور 'مسیح ہندوستان میں' کا مطالعہ کیا۔1966ء میں آپ نے Florinopolis کے مقام پر صُوبہ Santa Catarina میں ایک کشف دیکھا تھا جو قبول احمدیت سے پورا ہوا۔

قبول احمدیت قریباً 70 سال کی عمر میں کیا اور اسی وقت زندگی وقف کر دی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کی درخواست قبول فرمائی اور آپ کو مشن احمدیہ برازیل میں منتقل ہونے کا ارشاد فرمایا اور مبلغ سلسلہ کا ہاتھ بٹانے کا حکم دیا۔حضور کی ہدایت کے مطابق آپ نے احمدیہ لٹریچر کا پُرتگالی زبان میں ترجمہ شروع کیا اور حضور کے ارشاد کے مطابق ہی آپ نے اور خاکسار نے ملکر پُرتگالی زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کیا۔ یہ جماعت کے زیر انتظام شائع ہونے والے پہلے 50 تراجم قرآن کریم میں سے ایک ہے۔الحمدللہ۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو 1989ء میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر پہلی احمدی مشنری خاتون کے خطاب سے نوازا۔(محسنات صفحہ 53)

آپ نے حضور انور رحمہ اللہ کے ارشاد پر پرتگال جا کر وہاں کا مشن رجسٹرڈ کروایا اور پھر برازیل کا مشن ہاؤس ڈھونڈنے میں بڑی مدد کی اور موجودہ مشن ہاؤس برازیل کی خرید میں آپکی کوششوں کا کافی دخل تھا۔دعوت الی اللہ کی غرض سے آپ نے پیرانہ سالی میں حضور کے ارشاد پر پُرتگال، سپین اور برطانیہ کا سفر کیا۔انگلستان کے جلسہ سالانہ میں شمولیت اختیار کی اور خلیفہ وقت کی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ آپ نے 23 اکتوبر 1999 کو بعمر 82 سال وفات پائی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔آپ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔آمین

❀❀❀❀❀❀❀

مَصالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر 49

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی ابدال شام سے توقعات ودعائیں

مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع 31/ اکتوبر، یکم نومبر، 2/نومبر 1958ء کو منعقد ہوا۔حضرت مصلح موعودؓ نے اجتماع کے دوسرے روز اپنے ایمان افروز خطاب میں فرمایا:

''امریکہ میں تبلیغ کا یہ اثر بھی ہے کہ دوسرے کئی ملکوں میں بھی ہماری تبلیغ کا اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ چنانچہ مولوی نورالحق صاحب انور جو حال ہی میں امریکہ سے آئے ہیں انہوں نے بتایا کہ مصر کا جو وائس قونصل تھا اس کے جبڑے میں درد تھی اس نے آپ کو دعا کے لئے خط لکھا۔لیکن اس کو آپ کا جواب نہیں پہنچا۔مَیں نے دفتر والوں کو خط نکالنے کے لئے کہا تو انہوں نے کہا کہ ہمیں وہ خط نہیں ملا۔لیکن اب پرسوں یا اترسوں اس کا دوسرا خط آیا ہے اس نے لکھا ہے کہ غالباً میرا پہلا خط نہیں پہنچا اب مَیں دوسرا خط لکھ رہا ہوں۔ میرے جبڑے میں درد ہے آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ (انصاراللہ کے جلسے کے بعد مولوی نورالحق صاحب انوؔر ملے تو انہوں نے بتایا کہ اب اس کے جبڑے کو آرام آچکا ہے بلکہ میرے یہاں آنے سے بھی پہلے اسے آرام آچکا ہے اس لئے یہ خط پہلے کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے) انور صاحب نے یہ بھی بتایا کہ وہ کرنل ناصر کا بچپن کا دوست ہے۔ اور اس پر بہت اثر رکھتا ہے۔ یہ امریکہ میں تبلیغ کا ہی اثر ہے ہم امریکہ میں تبلیغ کرتے ہیں تو مصری اور شامی بھی متاثر ہوتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ یہی جماعت ہے جو اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ اور اس طرح قدرتی طور پر انہیں ہماری جماعت کے ساتھ ہمدردی پیدا ہوجاتی ہے۔پہلی شامی حکومت کی سختیوں کی وجہ سے ہمارے مبلغ منیرالحصنی صاحب کا خط آیا تھا کہ اس نے ہماری جماعت کے بعض اوقاف میں دخل اندازی کی تھی لیکن اب انہوں نے لکھا ہے کہ جو نئے قوانین بنائے گئے ہیں ان میں کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے ان کے مطابق میں دوبارہ نالش کرنے لگا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے ''یَدْعُوْنَ لَکَ اَبْدَالُ الشَّام'' ابدالِ شام تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں، جس کے معنے یہ ہیں کہ شام میں جماعت پھیلے گی۔ پس دوستوں کو دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ وہاں جماعت کے لئے سہولت پیدا کرے اور وہاں جماعت کو کثرت کے ساتھ پھیلائے تا ابدالِ شام پیدا ہوں۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو ہیں نہیں یَدْعُوْنَ لَکَ کے معنی ہیں کہ وہ جماعت کے لئے دعائیں کریں گے اور ابدال نام بتاتا ہے کہ ان کی دعائیں سنی جائیں گی۔ ابدال کے معنے ہیں کہ ان کے اندر بڑی عظیم الشان تبدیلی پیدا ہو جائے گی اور خدا تعالیٰ کے مقرب ہو جائیں گے۔ پس اس کے لئے بھی دعاؤں میں لگے رہنا چاہئے کہ شام میں جو مشکلات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دور کرے۔ وہاں مضبوط جماعت پیدا ہو اور ایسے ابدال پیدا ہوں جو رات دن اسلام اور احمدیت کے لئے دعائیں کرتے رہیں ہمیں پونڈ مہیا کرنے میں شام کا بھی بڑا دخل ہے۔ شام میں بھی ڈالر اور پونڈ کا زیادہ رواج ہے اور وہاں سے ہمیں کچھ مدد مل جاتی ہے بہرحال اگر سعودی عرب میں جماعت پھیلے

مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ ہالینڈ اور حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحبؓ
شہزادہ فہدالفیصل کو مسجد مبارک ہیگ میں جماعتی کتب کا تحفہ دے رہے ہیں۔

اس طرح امریکہ اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ اور فلپائن میں ہماری جماعت پھیلے تو ڈالر مل سکتا ہے اس طرح اگر مشرقی اور مغربی افریقہ اور انگلینڈ میں جماعت پھیلے تو پونڈ جمع ہو جاتا ہے۔ یہ پونڈ اور ڈالر ہمیں اپنے لئے نہیں چاہئیں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے گھر کی تعمیر کے لئے ہمیں ان کی ضرورت ہے۔ پس دعائیں کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ان ممالک میں جماعت قائم کرے اور ان میں ایسا اخلاص پیدا کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے گھر سارے ممالک میں بنائیں یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے اور جو ملک اب تک تثلیث کے پھیلانے کی وجہ سے بدنام تھا وہ اب اپنے گوشہ گوشہ سے یہ آواز بلند کرے کہ مسیح تو کچھ نہ تھا اللہ تعالیٰ ہی سب سے بڑا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو یہ اسلام کی بڑی بھاری فتح ہے اور ہمارے لئے بھی یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا بڑا ذریعہ بن سکتا ہے۔ ہم میں سے ہر شخص وہاں تبلیغ کے لئے جا نہیں سکتا چند مبلغ گئے ہوئے ہیں باقی لوگ یہ کرسکتے ہیں کہ ان کی روپے سے مدد کریں اور دعاؤں کے ذریعے خدا تعالیٰ کا فضل چاہیں تا کہ وہ ان پر اپنے فرشتے اتارے اوران کی باتوں میں اثر پیدا کرے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 6/نومبر 1058ء صفحہ 1،2،3 بحوالہ تاریخ احمدیت جلد20 ص161تا163)

مصر کے صحافی السید محمود عودہ اور ڈاکٹر فوزی خلیل ربوہ میں

16/نومبر 1959ء کو بعد دوپہر مصر کے ایک ممتاز صحافی السید محمود عودہ جو قاہرہ کے مشہور اخبار ''الجمھوریہ'' کے ایڈیٹوریل سٹاف کے رکن تھے ربوہ تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ ڈاکٹر فوزی حسن خلیل بھی تھے جو عرب جمہوریہ متحدہ کی طرف سے عربی زبان کی تعلیم و ترویج کے لئے پاکستان آئے ہوئے تھے اوران دنوں پنجاب یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے۔ ہر دو معزز مہمانوں کا پرتپاک خیرمقدم کیا گیا بعد نماز عصر حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی کوٹھی بیت الظفر کے لان میں معزز مہمانوں کے اعزاز میں ایک دعوتِ عصرانہ دی گئی جس میں صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے متعدد ناظر و وکلاء صاحبان اور دیگر بزرگانِ سلسلہ و علمائے کرام کے علاوہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر نے بھی شمولیت فرمائی اور مہمانوں سے تبادلۂ خیالات کیا۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآنِ کریم کے بعد جو انڈونیشین طالب علم منصور احمد صاحب نے کی مولوی بشارت احمد صاحب بشیؔر، نائب وکیل التبشیر نے معزز مہمانوں کی خدمت میں عربی میں ایڈریس پیش کیا۔ ایڈریس میں مہمانوں کا خیرمقدم کرتے ہوئے انہیں جماعت احمدیہ سے متعارف کیا گیا۔ اور اس سلسلے میں بیرونی ممالک میں تعمیر مساجد، مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم اور تبلیغ کے ذریعہ جماعت احمدیہ جو دینی خدمات سرانجام دے رہی ہے اس کا مختصراً ذکر کیا گیا۔ ایڈریس کے جواب میں دونوں مہمانوں نے مختصر طور پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔

الاستاذ سید محمود عودہ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ میرے پاکستان آنے کا مقصد یہ ہے کہ یہاں کے حالات کا جائزہ لے کر پاکستان اور عرب جمہوریہ متحدہ کے درمیان مزید گہرے روابط پیدا کرنے میں مدد دوں۔ آپ نے کہا کہ دونوں اسلامی ملک مل کر دنیا کے موجودہ حالات میں نہایت اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے مرکز ربوہ میں آنا بھی میرے پروگرام کا ایک اہم حصہ تھا جسے آج میں پورا کرتے ہوئے دلی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ اسلام ایک جامد مذہب نہیں ہے۔ وہ پہلے بھی کئی ایک مادی فلسفوں کا کامیابی سے مقابلہ کرچکا ہے۔ ہمیں آج بھی متحد ہوکر یہ ثابت کردینا چاہئے کہ اسلام اس زمانہ میں بھی ایک زندہ طاقت ہے جو زمانہ کے تقاضوں کو پورا کرسکتا ہے۔ آخر میں آپ نے اہلِ ربوہ کا شکریہ ادا کیا۔

پروفیسر فوزی خلیل نے اپنی تقریر میں عربی زبان کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ یہی ایک زبان ہے جو رنگ ونسل کے فرق کے باوجود عالم اسلام میں اتحاد اور یگانگت پیدا کرسکتی ہے۔ اہلِ پاکستان کو بھی اس زبان کی ترویج واشاعت میں نمایاں حصہ لینا چاہئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 20 صفحہ394-395)

سعودی شہزادہ فہدالفیصل مسجد مبارک ہیگ میں

دسمبر 1958ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہالینڈ مشن کی شہرت اور تبلیغ کا ایک غیرمعمولی اور بابرکت موقع پیدا کردیا اور وہ یہ کہ سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض کے لارڈ میئر پرنس فہدالفیصل ہالینڈ کی سیاحت کے دوران مسجد مبارک ہیگ میں بھی تشریف لائے۔ ان کی معیت میں ان کے سیکرٹری اور مشیرِ خاص کے علاوہ جرمن سعودی عرب ایمبیسی کے نمائندہ، ڈچ براڈکاسٹ برائے عرب ممالک کے انچارج اور جمہوریہ عرب کی ایمبیسی کے نمائندہ بھی تھے۔ پریس نے قبل از وقت شہزادہ فیصل کی تصویر کے ساتھ یہ خبر ایک بڑے کالم میں شائع کردی تھی کہ آپ مسجد مبارک کی زیارت کے لئے جارہے ہیں۔

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اور حافظ قدرت اللہ صاحب نے احباب جماعت کے ساتھ پرتپاک استقبال کیا۔ بعدازاں حافظ قدرت اللہ صاحب نے عربی زبان میں ایڈریس پڑھا جس میں شہزادہ موصوف کا خیرمقدم کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ بیان کی اور بتلایا کہ یہ چھوٹی سی غریب جماعت کن مشکل حالات میں بھی خدمتِ دین کے مقدس فریضہ کو سرانجام دے رہی ہے۔ نیز جماعت کی طرف سے غیرزبانوں میں شائع کردہ اسلامی لٹریچر اور تراجم کا ذکر کرتے ہوئے ان کی خدمت میں قرآن مجید انگریزی اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ تحفۃً پیش کیا۔ پرنس موصوف معلومات حاصل کرکے جماعت کے کام سے بہت متاثر ہوئے اور فرمایا کہ مشن کی لائبریری کے لئے اگر کچھ کتب کی ضرورت ہو تو میں وطن واپس جا کر ارسال کرسکتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے سعودی عرب پہنچ کر قریباً ایک سو جلدیں بذریعہ ہوائی جہاز بھجوائیں جو تفسیر طبری، جامع الاصول فی احادیث الرسول اور دیگر مختلف کتابوں پر مشتمل تھیں۔

شہزادہ فہدالفیصل حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سے مل کر بہت خوش ہوئے اور آپ کی ان بے مثال اور عظیم خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے جو آپ نے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لئے سرانجام دیں اپنے پرخلوص اور تشکرانہ جذبات کا اظہار کیا۔

آپ نے قریباً ایک گھنٹہ تک قیام فرمایا اور ڈچ مسلمانوں سے تعارف حاصل کیا۔ یہاں کی خبر رساں ایجنسی کے نمائندگان بھی موقع پر موجود تھے جنہوں نے اس نظارہ کو فلمایا اور مسجد کے مختلف مناظر کی تصاویر لیں۔ اخبار کے نمائندگان کی طرف سے مسجد کی تصویر کے ساتھ جملہ کارروائی کی خبر شائع ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 20صفحہ 282۔ 284)

جناب جمال عبدالناصر صدر جمہوریہ متحدہ عرب کو پیغام حق

جناب جمال عبدالناصر دورہ بھارت کے دوران 5/اپریل 1960ء کو مدراس تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ مدراس نے انہیں خوش آمدید کہا اور اُن کی خدمت میں تبلیغی مکتوب اور سلسلہ کی طرف سے شائع شدہ عربی انگریزی لٹریچر ارسال کیا۔ مولانا شریف احمد صاحب امینی ان دنوں احمدیہ مسلم مشن مدراس کے انچارج تھے۔ جمال عبدالناصر کو لکھا جانے والا مکتوب انگریزی میں تھا جس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

احمدیہ مسلم مشن

عزت مآب جمال عبدالناصر

اسلامک سنٹر مدراس نمبر 14

صدر جمہوریہ متحدہ عرب

5/اپریل 1960ء نزیل راج بھون۔ مدراس

برادرِ اسلام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عالیجناب کی شہر مدراس میں تشریف آوری پر ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے خوش آمدید کہتے ہوئے آپ کی خدمت میں اھلاً وّ سھلاً مرحبا کا تحفہ پیش کرتے ہیں۔

صدر محترم! احمدیہ تحریک آپ کے لئے کوئی عجیب وانوکھی چیز نہیں۔ اس کی شاخیں اکنافِ عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور آپ کے وطن عزیز جمہوریہ متحدہ عرب میں بھی قائم ہیں۔ آنمکرم کی ہمارے وطن ہندوستان میں تشریف آوری اپنے اندر کس قدر اہمیت رکھتی ہے اس سے قطع نظر کرتے اور اُفق سیاسیات سے بالا ہوتے ہوئے ہماری نظریں اُس ’’گرانبہا خدمت‘‘ پر پڑرہی ہیں جو دنیائے عرب نے مذہب اسلام کے ذریعہ انسانیت اور تہذیب کی انجام دی ہے۔ باقی دنیا تو آپ کی شخصیت میں صرف مصر کی سیاسی آزادی، جمہوریہ عرب میں اصلاحات ملکی، اور معرکہ سویز کی فتحیابی کو دیکھ رہی ہے۔ مگر ہماری نگاہیں آپ کی ذات میں مستقبل میں اسلام کی سربلندی اور دنیائے عرب کی ترقی کو دیکھ رہی ہیں۔ مگر ہمارے اس ’’مقصد اعلیٰ‘‘ کا حصول اُس جذبے اور ولولہ پر منحصر ہے جس کو لے کر آپ ترقی کی شاہراہ پر چلیں گے۔ اور ہم دیانتداری سے یہ محسوس کررہے ہیں کہ انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے صرف سیاسی بیداری ہی کافی نہیں۔ بلکہ جب تک اللہ تعالیٰ کی حکومت انسانی قلوب پر قائم نہ ہو جائے دنیا کو امن وسکون نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ہم آنمکرم کی خدمت میں خلوص قلب سے عرض کرتے ہیں کہ ہندوستان اور دنیائے عرب کے تعلقات کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے۔ صرف سیاسی حیثیت سے نہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ پھر ہم اپنے خدا کو پالیں۔

اس زمانہ میں جب کہ مادی طاقتیں اپنے عروج پر ہیں یہ ایک فطرتی تمنا ہے کہ ہم جمہوریہ متحدہ عرب سے توقع رکھیں کہ وہ دنیا کی گمشدہ کڑی کو واپس لائے۔ وہ گمشدہ کڑی جو بندے اور اُس کے خالق و مالک سے تعلقات محبت کو از سرنو قائم کردے۔ اور حقیقت میں یہی وہ عربی روایات ہیں جنہوں نے عربی نسل کو دنیا میں ایک اتحاد پیدا کرنے والی طاقت بنادیا تھا۔

صدر محترم! آپ نے علیگڑھ میں خطاب فرماتے ہوئے یہ امر بالکل بجا فرمایا تھا کہ ’’آئندہ سائنس کی اجارہ داری سرمایہ داری کی ایک نئی قسم ہوگی‘‘

سرمایہ داری کیا بلکہ مادیت کی نئی شکل وصورت ہوگی۔ ہم سرمایہ داری یا مادیت کی اس نئی شکل وصورت پر قابو نہیں پاسکتے جب تک کہ انسان کی سرمایہ دارانہ ذہنیت یا مادیت کی رگوں میں مذہب اور روحانیت کا ٹیکہ نہ لگائیں۔ پس اس الحاد و مادیت کے قلع قمع اور روحانیت و انسانیت کے اُجاگر کرنے کے لئے ہی ’’تحریک احمدیت‘‘ خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم کی گئی ہے۔ احمدیت کوئی انسانی تحریک نہیں۔ خالص خدا کی قائم کردہ ہے۔ اور اس کا قیام آنحضرت ﷺ کی اُن پیشگوئیوں کے عین مطابق عمل میں آیا ہے جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور غلبہ دین کے لئے ظہور مہدی ومسیح موعودؑ کی ذات سے وابستہ تھیں اور اشاعت اسلام کی جو شاندار خدمات اس جماعت نے اب تک انجام دی ہیں وہ أظھر من الشمس ہیں۔

ہم آپ کی خدمت میں اسلامی اصول کی فلاسفی (جو کہ بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود اور مہدی و معہود کی تالیف تصنیف ہے) کا عربی ترجمہ ’’الخطاب الجلیل‘‘ اور دوسرے لٹریچر کا تحفہ ارسال کرتے ہوئے خوشی محسوس کررہے ہیں۔ بظاہر یہ معمولی چیز ہے مگر حقیقت میں قیمتی موتی اور جواہر ہیں۔ امید ہے آپ ان کتب کا مطالعہ فرمائینگے۔ خدا آپ کا اور ہمارا ہادی اور حامی وناصر ہو۔ آمین۔

آپکا خیر اندیش

محمد کریم اللہ

سیکرٹری جماعت احمدیہ مدراس

(الفضل 12/اپریل 1960ء صفحہ 4)

شاہ حسین آف اردن کا جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے شاندار استقبال

اسلامی مملکت اردن کے جلالۃ الملک شاہ حسین نے اس سال ایران ترکی اور سپین کے دورہ سے واپسی پر 9/مئی 1960ء کو لیگوس میں ایک روز قیام فرمایا۔ شاہ کی آمد اگرچہ غیر رسمی حیثیت کی تھی، پھر بھی یہ موقعہ اس اعتبار سے بہت اہم تھا کہ نائیجیریا جیسے اسلامی علاقہ میں پہلی دفعہ ایک عرب مسلمان بادشاہ وارد ہوا تھا۔ شاہ کی آمد کا اعلان صرف ایک روز پہلے کیا گیا تھا۔ اس کے باوجود احمدی احباب کو استقبالیہ کے لئے فوراً منظّم کیا گیا۔ ایک سبز جھنڈے پر عربی میں أھلاً و سھلًا و مــرحبــا اور انگریزی میں ’’Welcome King Hussain‘‘ لکھا ہوا تھا۔ لیگوس کے احمدی احباب چودہ میل سفر کرکے لیگوس کے ہوائی اڈے پر پہنچے۔ جملہ احباب نے ’’احمدیہ مشن‘‘ کے بیــجــز لگا رکھے تھے۔ اس طرح استقبال کرنے والوں میں یہ ممتاز گروہ اخباری نمائندوں، غیر ملکی اور ملکی پریس فوٹو گرافرز کے لئے بالخصوص ایک خاص کشش کا موجب ہوا انہوں نے اس منظر کی متعدد تصاویر لیں۔

جس وقت شاہ حسین کا طیارہ پہنچا احمدی احباب نے نعرہ تکبیر اللہ اکبر، اسلام زندہ باد، جلالۃ الملک یعیش، الملک حسین یعیش کے نعرے بلند کئے۔ نائیجیریا کے قائم مقام گورنر جنرل اور استقبال کرنے والے دوسرے افسر مشرقی انداز کے اس استقبال سے بہت متاثر ہوئے۔ ہوائی اڈے پر جمع ہونے والے لبنانی، شامی اور دوسرے مسلمانوں نے بھی اس استقبال کو بہت سراہا اور ان میں سے بعض نعرے بلند کرنے میں احمدیوں کے ساتھ شامل بھی ہوئے۔ شاہ اردن کا لیگوس میں قیام صرف سولہ گھنٹے تھا۔ احمدیہ مشن کی طرف سے ایک روز قبل منعقد ہونے والی مسلم فیسٹول کمیٹی (MOSLIM FESTIVAL COMMITTEE) میں دوسری مسلمان جمعیتوں کے زعماء کو شاہ سے وفد کی صورت میں ملاقات کی تحریک کی گئی۔ اسی طرح گورنمنٹ ہاؤس سے ٹیلیفون پر ملاقات کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔ لیکن اس وقت شاہ کا پروگرام معین طور پر معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہوسکا۔ لیگوس کے مقامی حاکم (OBA) مسلمان تھے۔ جن کو جناب مولانا نسیم سیفی صاحب رئیس التبلیغ مغربی افریقہ نے ٹیلیفون پر تحریک کی کہ وہ ملاقات کی کوشش کریں۔ ان کی طرف سے کوشش کرنے پر صرف چار اصحاب کے لئے ملاقات کی اجازت حاصل ہوسکی چنانچہ مسلمانوں کی طرف سے لیگوس کے مقامی حاکم، ان کے ایک وزیر، احمدیہ مشن کے رئیس التبلیغ اور لیگوس شہر کے چیف امام پر مشتمل وفد نے گورنمنٹ ہاؤس میں شاہ سے ملاقات کی۔ جناب رئیس التبلیغ صاحب نے شاہ کو ہدیہ کے طور پر حسب ذیل کتب پیش کیں۔

(1) اسلامی اصول کی فلاسفی کا عربی ترجمہ الخطاب الجلیل مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ احمدیہ۔

(2) لائف آف محمدؐ تصنیف حضرت مصلح موعودؓ۔

(3) ہمارے بیرونی مشن (انگریزی)، مصنفہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر ربوہ۔

شاہ حسین نے یہ تحفہ بہت خوشی سے قبول کیا۔ پریس کے نمائندوں نے اس موقعہ پر متعدد تصاویر لیں۔ لیگوس کے ممتاز ڈیلی ٹائمز اور ’’پائلاٹ‘‘ نے شاہ حسین کے کتب کا تحفہ قبول کرنے کی تصویر شائع کی۔

شاہ حسین نے اپنے قیام کے دوران میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب بھی کیا جس میں جناب نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر اخبار ’’ٹروتھ‘‘ کی حیثیت سے شامل ہوئے۔

شاہ حسین کو مذکورہ کتب کے تحفہ کے ہمراہ احمدیہ مشن کی طرف سے جو مکتوب لکھا گیا تھا اس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

جلالۃا لملک شاہ حسین

السلام علیکم۔ اھلاً و سھلاً و مرحباً

مَیں بصد ادب واحترام ملک نائیجیریا کے احمدیوں کی طرف سے اعلیٰ حضرت کو ہمارے ملک میں قدم رنجہ فرمانے پر دلی خوش آمدید عرض کرتا ہوں۔ ہر چند آپکی یہ زیارت مختصر حیثیت کی ہے۔ ہم آپ کے نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں ورود کے بہت قدر مند ہیں۔

جلالۃ الملک کے لئے ہمارے دلوں میں جو محبت جاگزیں ہے۔ اس کی ایک علامت کے طور پر آپ کی خدمت میں ’’لائف آف محمدؐ‘‘ کا تحفہ بھی پیش کررہا ہوں۔ جو ہماری جماعت کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی تصنیف ہے۔

(الخطاب الجلیل اور ہمارے بیرونی مشن، بعد میں شامل کی گئیں تھیں)

اس امر کا ذکر یہاں بے تعلق نہ ہوگا کہ جلالۃ الملک کے مرحوم دادا امیر عبداللہ ہماری جماعت حیفا کے حق میں ہمیشہ مروت کا سلوک فرماتے رہے ہیں جس کے لئے ہم ان کے احسان مند رہیں گے۔ بالآخر ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی برکات نازل فرماتا رہے آمین۔

والسلام

نسیم سیفی رئیس التبلیغ مغربی افریقہ

برائے جماعت احمدیہ نائیجیریا

(الفضل 12/اپریل 1960ء صفحہ3)

(باقی آئندہ)

الفضل انٹرنیشنل کے شماروں کی حفاظت کریں

یہ اخبار دنیاوی آلائشوں سے بالاتر دینی اور دنیوی علوم کا خزانہ ہے۔ قومی امنگوں اور ضرورتوں کو پورا کرتا ہے۔ الفضل میں آیات قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ ملفوظات اور تحریرات کے علاوہ ڈھیروں مقدس حوالہ جات بھی شامل ہوتے ہیں جن کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعے بچوں کی تعلیم وتربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے الفضل کے پرچوں کی حفاظت اور ان کو ترتیب سے ریکارڈ میں رکھنا ہماری اہم ذمہ داری ہے۔

احباب جماعت کی دینی تعلیم وتربیت پر مشتمل یہ مواد احترام کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کو ردّی میں دوسرے اخبارات کے ساتھ فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو اور کسی الزام کا پیش خیمہ نہ بنے۔ امید ہے احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے اس کے ادب واحترام کو بھی ملحوظ خاطر رکھیں گے۔ (مینیجر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ’’وَسِّعْ مَکَانَکَ‘‘ کا الہام فرمایا اور پھر خود ہی ہر لحاظ سے اس کی وسعت کے تمام لوازمات اور انتظامات بھی پورے فرمائے اور اس الہام کو آج بھی ہم پوری شان سے، ایک نئی شان سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کے ادوار میں عطا ہونے والی وسعتوں کا ایمان افروز تذکرہ۔ قادیان اور ہندوستان اور دنیا بھر میں ہونے والی نئی تعمیرات کا بیان

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مساجد اور مراکز کی تعداد دنیا میں 14 ہزار 715 ہے اور اللہ کے فضل سے اس میں مسلسل اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے اَلْعَرَبِیَّہ کے ذریعہ دنیائے عرب میں تبلیغ کو بھی بہت زیادہ وسعت دی ہے۔
کبابیر کی جماعت کے افراد اور بعض دوسرے ممالک کے احمدی بھی اس میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ جماعت کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ قادیان کی حدود سے نکل کر دنیا میں بھی اپنی صداقت کا نشان دکھا رہا ہے اور جوں جوں اللہ تعالیٰ تبلیغ میں وسعت پیدا کر رہا ہے، توں توں مکانیت میں بھی ہر جگہ وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے۔

تمام وہ احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے تمام وہ عرب احمدی جنہوں نے اپنے عرب ہونے کو بڑائی کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ امام الزمان کی آواز کو سن کر سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا نمونہ دکھایا ہے یاد رکھیں کہ ایک احمدی اور حقیقی مسلمان کا ہر نیا دن اس کے ایمان اور تقویٰ میں ترقی کا دن ہونا چاہئے۔

ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری ترقی تبلیغ کے ساتھ دعاؤں سے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی وابستہ ہے۔ پس دعاؤں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔
دعاؤں پر زور دیں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں تو آپ کی دعائیں آسمانوں میں ارتعاش پیدا کر کے وہ انقلاب لائیں گی
جو اسلام اور مسلمانوں کے ہر مخالف کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا ڈالے گی۔

اللہ تعالیٰ نے عربوں کو تبلیغ اور تقریر کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا ہے اگر اپنے پاک نمونوں اور دعاؤں سے سجاتے ہوئے اسے استعمال میں لائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے وسیع تر فضلوں کی بارش اپنے پر برستے دیکھیں گے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو عرب دنیا میں پھلتا پھولتا دیکھیں گے۔

پس اے کبابیر! اور فلسطین کے رہنے والے احمدیو! اس وقت عرب دنیا میں تم سب سے منظم جماعت ہو۔ اٹھو اور اس زمانے کے امام کے مددگار بنتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کا نعرہ لگاتے ہوئے اس کے پیغام کو ہر طبقہ تک پہنچانے کے لئے کمربستہ ہو جاؤ۔ آج مسلمانوں کی بھی نجات اسی میں ہے کہ امام الزمان کو مان لیں۔ اگر آج عرب دنیا کے احمدیوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیا تو سمجھ لو کہ جس طرح قرونِ اولیٰ کے عربوں نے اسلام کے پیغام کو پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام صادق کا پیغام پہنچانے میں اپنا کردار ادا کر کے تم بھی اُن آخرین میں شامل ہو جاؤ گے جو اوّلین سے ملائے گئے۔

(جماعت احمدیہ کبابیر کے جلسہ سالانہ کے موقع پر عرب احمدیوں کے لئے خصوصی پیغام)

(مکرم چوہدری فضل احمد صاحب (افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ) اور مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب (آف ساہیوال) کی نماز جنازہ غائب اور مرحومین کا ذکر خیر)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 12 رجون 2009ء بمطابق 12 راحسان 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ،لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ کا اپنے برگزیدوں اور انبیاء سے عجیب سلوک ہوتا ہے۔ وہ چھپتے ہیں اور خدا کی عبادت میں اپنے آپ کو مصروف رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ انہیں حکم دے کر باہر نکالتا ہے اور اس کا کامل اور اعلیٰ ترین نمونہ آنحضرت ﷺ کی ذات تھی۔ آپ گوشۂ خلوت میں کئی کئی دن غارِ حرا میں اپنے مولا کی یاد میں محو رہتے تھے۔ دنیاوی معاملات سے کوئی رغبت نہیں تھی۔ گو کہ دنیاوی اور گھریلو ذمہ داریاں

نبھانے میں بھی آپؐ کے برابر کوئی نہیں تھا اور نہ کوئی ہوسکتا ہے۔ لیکن آپؐ کا اوڑھنا بچھونا، کھانا پینا، اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار رہنا اور عبادت میں مصروف رہنا تھا اور جب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ غار سے باہر نکلو اور دنیا کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلاؤ تو آپؐ نے داعی اِلی اللہ ہونے کا بھی ایسا نمونہ قائم فرمایا جس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ پیارا جو دعوت الی اللہ کی وجہ سے معتوبِ قوم بھی ٹھہرا اور جس کو بے انتہا ظلموں کا نشانہ بنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں سرشار اور مخلوق خدا کی ہمدردی سے بھرا ہوا کسی بھی مخالفت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر لمحہ ایک نئی شان سے اپنے کام میں مگن نظر آرہا تھا اور ایک ایک دو دو کرکے ہر روز آپ ﷺ کی دعوت کے ذریعہ سے آپؐ کی جماعت میں وسعت پیدا ہو رہی تھی اور آپ کی زندگی میں ہی اسلام کا پیغام عرب سے باہر بھی پھیل گیا۔ اور پھر دنیا نے دیکھا کہ ایشیا، افریقہ اور یورپ تک مسلمان حکومتیں قائم ہوگئیں۔

پھر آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ہی اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر کے مطابق مسلمانوں کی روحانی حالت میں بے انتہا زوال آیا اور اس روحانی زوال سے بعض جگہ مسلمانوں کی دنیاوی حکومتیں بھی متاثر ہوئیں اور ہاتھ سے جاتی رہیں۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے، اسلام ہی وہ دین ہے جو کامل ہے اور تمام انسانیت کے لئے ہے۔ اس لئے اس حالت نے جو اس وقت تھی پھر سنبھالا لینا تھا اور یہ سنبھالا آنحضرت ﷺ کے غلام صادق اور مسیح و مہدی کے ذریعہ سے ہونا تھا تاکہ اسلام ایک نئی شان سے تمام دنیا کے ادیان پر غالب آئے اور دنیا کے وہ کنارے جہاں اسلام کا پیغام نہیں پہنچا تھا وہاں بھی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے اس مشن کو پورا کرنے کے لئے اور اپنے آخری دین کی تکمیل اشاعت کے لئے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح و مہدی اور آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی اور اتباع میں غیر شرعی نبی کا اعزاز دے کر دنیا میں بھیجا۔ آپؑ کی ابتدائی زندگی کا ہم جائزہ لیں تو ہمیں آپؑ کی زندگی میں بھی اپنے آقا و مطاع کی زندگی کے ابتدائی دور کی جھلکیاں نظر آتی ہیں اور اس کے بعد بھی ہر لمحہ یہی جھلکیاں نظر آتی ہیں۔ دنیا سے آپؑ کو کوئی سروکار نہیں تھا۔ اگر کوئی خواہش اور آرزو اور عمل تھا تو یہ کہ خدائے واحد کی عبادت میں مشغول رہوں۔ اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عشق و محبت میں مخمور رہتے ہوئے آپ پر درود و سلام بھیجتا رہوں اور اس عبادت اور آنحضرت ﷺ سے عشق کا نتیجہ تھا کہ آپ کو مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی حالت زار بے چین کر دیتی تھی جس کے لئے آپؑ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو دنیا میں قائم کرنے کا جوش اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ یہ عشق و محبت ہی تھا جس کی وجہ سے آپ اسلام کے دفاع کے لئے جہاں قرآن کریم کا گہرا مطالعہ فرماتے تھے وہاں دوسرے مذاہب کی کتب کا بھی مطالعہ کرکے قرآن کریم کی برتری ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے اور جہاں بھی آپؑ کو موقع ملتا تھا اسلام کی برتری ثابت کرنے کی کوشش میں لگے رہتے تھے۔ اور کوئی نام و نمود اور دنیا دکھاوا آپؑ کی جوانی کے دور میں بھی ہمیں نظر نہیں آتا۔ اس کے غیر بھی گواہ ہیں اور اپنے بھی گواہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ جو عالم الغیب والشہادۃ ہے اس کو تو آپ علیہ السلام کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ عشق و وفا اور دین اسلام کے لئے دِلی دَرد کی کیفیت کا بخوبی علم تھا۔ اس نے آپؑ کو کہا کہ گوشہ تنہائی سے باہر نکلو اور صرف اِکّا دُکّا لوگوں سے اسلام کی برتری کی باتیں نہ کرو۔ صرف اپنے حلقے میں مسلمانوں کی حالت زار بدلنے کی کوشش نہ کرو۔ صرف تحریر سے ہی یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ بلکہ دنیا میں یہ اعلان کر دو کہ آنے والا مسیح و مہدی آچکا اور اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ مسیح و مہدی مَیں ہوں۔

آپؑ کا یہ اعلان کرنا تھا کہ آپؑ کی مخالفت کا وہ طوفان برپا ہوا جس نے ایک وقت میں قادیان میں آپؑ کے لئے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ آپؑ قادیان سے ہجرت کا سوچنے لگے۔ آپؑ کے مریدوں میں سے بعض مخلصین نے اپنے اپنے علاقوں میں آپؑ کو رہنے کی دعوت دی اور آپ کی حفاظت کی ذمّہ داری بھی قبول کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نوبت نہیں آئی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے 1882ء میں جب آپؑ اسلام کے دفاع کے لئے براہین احمدیہ لکھ رہے تھے تو یہ تسلّی دلا دی تھی کہ حالات جو ہیں وہ آپؑ کے حق میں ہوں گے۔ عربی الہام کی ایک لمبی عبارت ہے اس کو آپؑ نے براہین احمدیہ میں درج بھی فرمایا ہے۔ اس کا کچھ حصہ جو آپؑ نے اپنی کتاب سراج منیر میں درج فرمایا ہے وہ مَیں پیش کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں: ”یہ پیشگوئی براہین کے صفحہ 242 میں مرقوم ہے“ اِنِّی رَافِعُکَ اِلَیَّ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِنِّی۔ وَبَشِّرِالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنَّ لَھُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّھِمْ۔ وَاتْلُ عَلَیْھِمْ مَّا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ وَلَا تُصَعِّرلِخَلْقِ اللّٰہِ وَلَا تَسْئَمْ مِّنَ النَّاس۔ ترجمہ: مَیں تجھے اپنی طرف اٹھاؤں گا اور مَیں اپنی طرف سے محبت تیرے پر ڈالوں گا“۔ (یہ ترجمہ حضرت مسیح موعود نے خود فرمایا ہے) یعنی بعد اس کے کہ لوگ دشمنی اور بغض کریں گے یک دفعہ محبت کی طرف لوٹائے جائیں گے جیسا کہ یہ مہدی موعود کے نشانوں میں سے ہے“ اور پھر فرمایا کہ ”جو لوگ تیرے پر ایمان لائیں گے ان کو خوشخبری دے کہ وہ اپنے ربّ کے نزدیک قدم صدق رکھتے ہیں اور جو مَیں تیرے پر وحی نازل کرتا ہوں تو اُن کو سنا۔ خلق اللہ سے منہ مت پھیر اور ان کی ملاقات سے مت تھک۔ اور اس کے بعد الہام ہوا۔ وَ وَسِّعْ مَکَانَکَ یعنی اپنے مکان کو وسیع کرلے۔ اس پیشگوئی میں صاف فرمادیا کہ وہ دن آتا ہے کہ ملاقات کرنے والوں کا بہت ہجوم ہوجائے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک کا تجھ سے ملنا مشکل ہوجائے گا۔ پس تُو نے اُس وقت ملال ظاہر نہ کرنا اور لوگوں کی ملاقات سے تھک نہ جانا۔ سبحان اللہ یہ کس شان کی پیشگوئی ہے اور...... اُس وقت بتلائی گئی ہے کہ جب میری مجلس میں شاید دو تین آدمی آتے ہوں گے اور وہ بھی کبھی کبھی“۔

(سراج منیر روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 73)

یہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کا الہام اور لوگوں کے آنے کی خوشخبری آپؑ کو اس وقت دی جارہی ہے جیسا کہ آپؑ نے فرمایا کہ کبھی کبھار دو تین آدمی میری مجلس میں آیا کرتے تھے۔ لیکن آپؑ کی زندگی پر اس سے چند سال پہلے، چار پانچ سال پہلے ہم نظر دوڑا کر دیکھیں تو دنیاوی لحاظ سے آپؑ کی زندگی میں کچھ بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ گزارہ بھی والد صاحب کے ذمہ تھا اور آپؑ کے والد صاحب کہا کرتے تھے کہ کچھ کام کیا کرو۔ کام نہیں کرو گے تو کھاؤ گے کہاں سے۔ شادی ہوگئی تو بیوی بچوں کو کہاں سے کھلاؤ گے۔ لیکن آپؑ نہایت ادب سے والد صاحب کو یہی جواب دیا کرتے تھے کہ جو آپ کہتے ہیں مَیں کر لیتا ہوں لیکن مَیں تو احکم الحاکمین کا نوکر ہو چکا ہوں۔ دنیا داری میں تو میرا دل نہیں لگتا۔ والد صاحب آپؑ کی بات سن کر خاموش ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن آپؑ کے لئے ہر وقت فکرمند رہتے تھے۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ اس بیٹے کی تمام تر ذمہ داری اللہ اور اس کے رسول سے عشق و محبت کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اپنے سپرد کر لی ہوئی ہے۔ یہاں اپنے کھانے یا اپنے بیوی بچوں کے کھلانے کا سوال نہیں ہے۔ وقت آنے پر دنیا وہ نظارہ دیکھے گی کہ جب آپ کے دسترخوان سے ہزاروں لوگ کھانا کھا رہے ہوں گے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد کی وفات ہوئی ہے تو وفات ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے وفات کی اطلاع آپؑ کو دی۔ تو بشری تقاضے کے تحت آپؑ کو بھی اپنے معاش کی فکر ہوئی جو آپ کے والد صاحب سے وابستہ تھا۔ لیکن جونہی یہ خیال آیا اللہ تعالیٰ نے فوراً الہام کیا کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یہ الہام ہوتے ہی ”وہ خیال یوں اُڑ گیا جیسا کہ روشنی کے نکلنے سے تاریکی اڑ جاتی ہے“۔ جیسے روشنی آنے سے اندھیرا غائب ہوجاتا ہے۔ اور آپؑ نے پھر اس الہام کی انگوٹھی بھی تیار کروالی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”خدا نے ان کی وفات کے بعد (یعنی والد صاحب کی وفات کے بعد) لاکھوں انسانوں میں مجھے عزت کے ساتھ شہرت دی اور مَیں والد صاحب کے زمانے میں اپنے اقتدار اور اختیار سے کوئی مالی قدرت نہیں رکھتا تھا اور خدا تعالیٰ نے ان کے انتقال کے بعد اس سلسلہ کی تائید کے لئے اس قدر میری مدد کی اور کر رہا ہے کہ جماعت کے درویشوں اور غریبوں اور مہمانوں اور حق کے طالبوں کی خوراک کے لئے جو ہر ایک طرف سے صدہا بندگان خدا آرہے ہیں اور نیز تالیف کے کام کے لئے ہزارہا روپیہ بہم پہنچایا اور ہمیشہ پہنچاتا ہے“۔

(تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 198-199)

پس اللہ تعالیٰ نے نہ صرف اپنے اس الہام کے تحت کہ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اپنے کافی ہونے کا ثبوت دیا، اس وعدے کو پورا فرمایا بلکہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کا حکم فرما کر خود ہی ہر لحاظ سے اس کی وسعت کے تمام لوازمات اور انتظامات بھی پورے فرمائے اور اس الہام کو آج بھی ہم ایک نئی شان سے پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ اور یہ الہام آپ کو صرف ایک مرتبہ نہیں ہوا بلکہ کئی مرتبہ ہوا اور ہر مرتبہ جب آپؑ کو یہ الہام ہوا تو اس کی وسعتوں کی شان بھی بڑھتی چلی گئی اور یہی آپؑ نے فرمایا ہے کہ متعدد مرتبہ ہونے کا مطلب ہی یہ تھا کہ وسعتوں کی شان بڑھتی چلی جائے گی۔ اس لئے آپ بھی ہر لحاظ سے اس وسعت کے لئے ظاہری طور پر کوشش کرتے چلے جائیں اور پھر معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑیں اور آپؑ یہی کرتے تھے۔ یہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ اپنے وعدے پورے کرے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب یہ الہام ہوا تو یہ دعویٰ مسیحیت سے پہلے کا واقعہ ہے،

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

آپ کے پاس بظاہر دنیاوی لحاظ سے کچھ بھی نہیں تھا۔لیکن خدائی حکم تھا اس لئے پورا کرنا بھی آپ نے ضروری سمجھا اور آپؑ نے اُسے کس طرح پورا فرمایا؟ اس بارہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت میاں عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت درج فرمائی ہے۔پیش کرتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ:''میاں عبداللہ سنوری صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضورؑ کو جب وَسِّعْ مَکَانَکَ (یعنی اپنے مکان وسیع کر) کا الہام ہوا تو حضورؑ نے مجھ سے فرمایا کہ مکانات بنوانے کے لئے تو ہمارے پاس روپیہ ہے نہیں۔اس حکم الٰہی کی اس طرح تعمیل کر دیتے ہیں کہ دو تین چھپر (گھاس پھوس کے) بنوا لیتے ہیں۔چنانچہ حضورؑ نے مجھے اس کام کے واسطے امرتسر، حکیم محمد شریف صاحب کے پاس بھیجا جو حضورؑ کے پرانے دوست تھے اور جن کے پاس حضورؑ اکثر امرتسر میں ٹھہرا کرتے تھے تا کہ مَیں ان کی معرفت چھپر باندھنے والے اور چھپر کا سامان لے آؤں''۔(چھپر باندھنے کے لئے کوئی خاص آدمی ہوتے تھے)''چنانچہ میں جا کر حکیم صاحب کی معرفت امرتسر سے آدمی اور چھپر کا سامان لے آیا اور حضرت صاحب نے اپنے مکان میں تین چھپر تیار کروائے۔یہ چھپر کئی سال تک رہے پھر ٹوٹ پھوٹ گئے''۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب اس کے آگے لکھتے ہیں کہ''خاکسار عرض کرتا ہے کہ توسیع مکان سے مراد کثرت مہمانان اور ترقی قادیان بھی ہے'' اور یہ سچ ہے۔

(سیرت المہدی جلد اول حصہ اول صفحہ 131 روایت نمبر 141 جدید ایڈیشن)

یہ حالات تھے کہ مکانوں کی وسعت کے لئے رقم نہیں تھی۔صرف طاقت تھی، توفیق تھی تو چھپر ڈالنے تک کی۔یہ تو آپؑ کو یقین تھا کہ خدا تعالیٰ نے جب الہام کیا ہے تو سامان بھی پیدا فرمائے گا۔لیکن اپنی طاقت کے مطابق اس الہام کے بعد فوری عمل بھی ضروری تھا۔اس لئے جو موجود تھا اس سے ظاہری سامان آپؑ نے فوراً کر دیا۔لیکن یہ الہام کیونکہ آپؑ کو بار بار اور مختلف جگہ پر ہوا ہے اور مختلف مواقع پر ہوا ہے اس لئے ہر مرتبہ یہ الہام ہونے پر آپؑ اس یقین سے بھر جاتے تھے کہ اب ایک نئی شان سے اس الہام کے پورا ہونے کے سامان ہوں گے اور اس کا اظہار آپ نے اپنے ایک اشتہار میں یوں فرمایا ہے۔آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''ایک عرصہ ہوا مجھے الہام ہوا تھا کہ وَسِّعْ مَکَانَکَ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ یعنی اپنے مکان کو وسیع کر کہ لوگ دُور دُور کی زمین سے تیرے پاس آئیں گے۔سو پشاور سے مدراس تک تو مَیں نے اس پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ لیا مگر اس کے بعد دوبارہ پھر یہی الہام ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب وہ پیشگوئی پھر زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری ہوگی۔ وَاللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۔ لَا مَانِعَ لِمَا اَرَادَ۔''

(تذکرہ صفحہ 246۔ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اور پھر 1907ء میں ایک جگہ الہامات کا ذکر فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں، 1907ء کی بات ہے۔اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر کے فرمایا:'' لَکُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۔خیر و نصرت و فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ۔ اِنِّیْ مَعَکَ ذَکَرْتُکَ فَاذْکُرْنِیْ۔ وَسِّعْ مَکَانَکَ۔ حَانَ اَنْ تُعَانَ وَتُرْفَعَ بَیْنَ النَّاسِ۔اِنِّیْ مَعَکَ یَااِبْرَاھِیْمُ۔ اِنِّیْ مَعَکَ وَمَعَ اَھْلِکَ۔ اِنَّکَ مَعِیْ وَاَھْلُکَ۔ اِنِّیْ اَنَا الرَّحْمٰنُ فَانْتَظِرْ۔ قُلْ یَأْخُذُکَ اللّٰہ۔......یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے۔تیرا انجام نیک ہے۔خیر ہے اور نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ۔ہم تیرا بوجھ اتار دیں گے جس نے تیری کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیں گے۔مَیں تیرے ساتھ ہوں۔مَیں نے تجھے یاد کیا ہے۔سو تو مجھے بھی یاد کر اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائے گا۔مَیں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم!۔مَیں تیرے ساتھ ہوں اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ۔اور تُو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل۔مَیں رحمٰن ہوں میری مدد کا منتظر رہ۔اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔(تذکرہ صفحہ 624 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

یعنی وفات سے کچھ عرصہ پہلے بھی آپ کو آپ کی کامیابی اور جماعت کی ترقی کی خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے وَسِّعْ مَکَانَکَ کا حکم فرمایا اور جیسا کہ مَیں نے کہا جب اللہ تعالیٰ اپنے پیاروں کو خوشخبری دیتا ہے اور حکم دیتا ہے تو اس کو پورا کرنے کے سامان بھی مہیا فرماتا ہے۔اور آپ کے الہامات کی صداقت اور اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم آج تک دیکھ رہے ہیں۔کہاں تو آپؑ صرف چھپروں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی بات کو ظاہری رنگ میں پورا فرما رہے ہیں اور پھر وہ وقت بھی آیا جب آپؑ نے اپنی زندگی میں ہی دارالمسیح میں بھی اور قادیان میں بھی مکانیت میں وسعت پیدا کی۔قادیان میں آنے والے مہمانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا اور ان کی رہائش اور کھانے پینے کے انتظامات بھی آپؑ فرماتے رہے۔اس میں وسعت پیدا ہوتی چلی گئی۔

پھر خلافت اولیٰ اور ثانیہ میں مکانیت میں بھی اور مساجد میں بھی وسعت ہوئی۔پھر پارٹیشن کے بعد قادیان میں احمدیوں کے لئے حالات کچھ تھوڑے سے خراب ہوئے لیکن دارالمسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت کی جو پرانی جگہیں تھیں وہ بہرحال جماعت کے پاس ہی رہیں۔اور 1991ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دورہ کیا تو اس دورہ کے بعد وَسِّعْ مَکَانَکَ کا پھر ایک نیا دور شروع ہوا۔جہاں احمدیوں کے مکانوں میں بھی اور جماعتی عمارات میں بھی خوب اضافہ ہوتا چلا گیا۔

پھر 2005ء میں میرے دورے کے بعد اللہ تعالیٰ نے مزید توفیق عطا فرمائی کہ قادیان میں جماعتی عمارات میں وسعت پیدا ہوئی اور جماعتی مرکزی عمارات کے علاوہ آسٹریلیا، امریکہ، انڈونیشیا، ماریشس وغیرہ نے وہاں اپنے بڑے وسیع گیسٹ ہاؤسز بنائے۔جماعتی طور پر ایم ٹی اے کی خوبصورت بلڈنگ اور دفتر نشر و اشاعت بن گیا۔کتب کے سٹور بھی اس میں مہیا کئے گئے ہیں۔بڑے بڑے ہال بنائے گئے ہیں۔دو منزلہ نمائش ہال بنایا گیا۔ایک بڑی وسیع تین منزلہ لائبریری بنائی گئی ہے۔فضل عمر پریس کی تعمیر ہوئی۔لجنہ ہال بنا۔ایک تین منزلہ گیسٹ ہاؤس مرکزی طور پر بنایا گیا۔لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مزید توسیع ہوئی اور نئے بلاک بنے اور اس طرح بے شمار نئی تعمیر اور توسیع ہوئی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مسجد اقصیٰ میں توسیع کی گئی ہے۔جس میں صحن سے پیچھے ہٹ کے تقریباً تین منزلہ جگہ مہیا کی گئی ہے اور اس میں جو نئی جگہ بنی ہے اس میں تقریباً پانچ ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔اس طرح قادیان میں کئی دوسری مساجد کی تعمیر ہوئی اور سب کی تفصیل کا تو بیان نہیں ہو سکتا اور نہ بغیر دیکھے اس وسعت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے جو ان نئی تعمیرات کی وجہ سے وہاں قادیان میں ہو رہی ہے۔یہ چند تعمیرات جن کا مَیں نے ذکر کیا ہے یہ گزشتہ تین چار سال کے عرصہ میں ہوئی ہیں تو یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا کرنا کہ ہر روز ہم اس الہام کی شان دیکھ رہے ہیں اور نہ صرف قادیان میں بلکہ دنیا میں ہر جگہ حتی کہ پاکستان میں بھی نامساعد حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ توفیق دے رہا ہے۔ہمارے مخالفین سے کس طرح اللہ تعالیٰ نے مواخذہ کرنا ہے یہ تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔لیکن جہاں تک اس کے وَسِّعْ مَکَانَکَ کا سوال ہے اللہ تعالیٰ ہر روز ہمیں ایک شان سے اسے پورا ہوتا دکھا رہا ہے۔

اور پھر پاکستان اور ہندوستان کی بات نہیں ہے۔قادیان سے اٹھنے والی وہ آواز جس کو اپنے وسائل سے چند کوس تک چند میل تک پہنچنا مشکل نظر آ رہا تھا اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور وعدوں کے مطابق تمام دنیا میں پھیل گئی ہے اور نہ صرف آواز پھیل گئی بلکہ دنیا میں وَسِّعْ مَکَانَکَ کے نظارے بھی ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ہمیں ہر جگہ نظر آ رہے ہیں۔یہ مسجد جو بیت الفتوح ہے۔یہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے۔کہاں چھوٹی سی مسجد فضل تھی جس میں زیادہ نمازی جمع ہو جاتے تھے تو مارکی لگانی پڑتی تھی اور اب یہاں سب کھپت ہو جاتی ہے، سارے اسی میں سموئے جاتے ہیں۔اسی طرح UK میں اور مساجد بن رہی ہیں۔تو یہ سب وَسِّعْ مَکَانَکَ کے نظارے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس وقت آنحضرت ﷺ کے غلام صادق کو نوازتے ہوئے وَسِّعْ مَکَانَکَ کی پیشگوئی کو ہر جگہ ہمیں پورا ہوتے دکھا رہا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ یہ ہیں کہ زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ پوری فرما رہا ہے۔یہی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمائے تھے کہ جوں جوں نیا الہام ہوتا ہے یا دوبارہ اللہ تعالیٰ یہ الہام کرتا ہے تو وہ زیادہ قوت اور کثرت کے ساتھ اس کو پورا بھی فرماتا ہے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُنیا میں جماعت احمدیہ کی مساجد اور مراکز کی تعداد 14 ہزار 715 ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔جب ہم اپنی کوشش دیکھتے ہیں تو یہ اضافہ ناممکن نظر آتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کیونکہ وَسِّعْ مَکَانَکَ کا حکم دیا تو خود ہی اس کے سامان بھی پیدا فرماتا چلا جا رہا ہے۔کن حالات میں بعض جگہ مساجد اور دوسری تعمیرات ہوئیں۔اس کے چند واقعات میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ہندوستان کا ہی پہلے ذکر کروں گا۔وہاں کَجھَّن ضلع کانگڑہ میں ایک جگہ ہے۔جب یہ رپورٹ آئی ہے اس سے تھوڑا عرصہ پہلے وہاں جماعت قائم ہوئی ہے۔مسلمانوں کی طرف سے مسجد کی تعمیر کی بہت مخالفت ہوئی کہ جماعت یہاں تعمیر نہیں کرے گی۔بعد میں ہندو بھی ان کے ساتھ مل گئے اور جماعت کے مخالف ہو گئے۔اس علاقے کا پولیس افسر، ایس ڈی ایم کہتے ہیں وہ ہندو تھا لیکن شریف النفس تھا۔اس نے احمدیوں کو کہا کہ دن کو کام نہ کریں۔رات کو کام کریں اور مَیں اپنے آدمی بھجواؤں گا۔آپ اپنے آدمی ساتھ لگائیں اور مسجد بنا لیں۔چنانچہ اس طرح راتوں کو کام کر کے مسجد تعمیر ہوئی اور ایک ہال نما کمرہ بنا لیا گیا۔بعد میں ایک رات میں مسجد کے مینار بھی بنا لئے گئے۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک غیر مسلم کی مدد سے مسجد کی تعمیر کا کام مکمل کروایا اور مسلمانوں کی اس تعمیر میں روک ڈالنے کی کوئی حیثیت نہیں رہی۔سو اس طرح بھی خدا تعالیٰ اپنی تائید دکھاتا رہا ہے۔

پھر ضلع فتح آباد صوبہ ہریانہ میں مسجد تعمیر ہوئی۔یہاں بھی نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔جب مقامی جماعت نے مسجد کی تعمیر کی کوشش کی تو یہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں نے مسجد کی تعمیر کی سخت مخالفت کی اور ہندوؤں

نے بھی ساتھ دیا۔ اس علاقہ میں خدام نے جلسہ کیا۔ بلڈ ڈونیشن (Blood Donation) کیمپ لگایا۔ ہندوؤں پر اس کا بہت اثر ہوا اور انہوں نے مخالفت چھوڑ دی اور جماعت کے حق میں کھڑے ہو گئے۔ لیکن مسلمانوں نے مخالفت نہیں چھوڑی اور عام مسلمانوں کے خلاف پھر ہندوؤں نے جماعت کی مدد کی اور مسجد تعمیر کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں مسجد بھی بن گئی اور مشن ہاؤس بھی بن گیا۔

پھر چنائی میں اس سال مسجد ہادی کی تعمیر ہوئی۔ یہاں بھی دو منزلہ مسجد ہے اور ساتھ اس کے رہائشی حصہ بھی ہے اور اس مسجد کی تعمیر پہ تقریباً پچاس لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ اور اب جب مَیں انڈیا کے دورہ پر گیا ہوں تو چنائی بھی گیا تھا۔ یہاں اس مسجد کا افتتاح کیا اور اس وجہ سے وہاں ملّاں بہت زیادہ بوکھلائے ہوئے ہیں۔ میرے دورہ کے بعد سے مخالفت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ پیچھے ایک خاتون کی قبر کشائی کا جو واقعہ ہوا ہے، مَیں نے پچھلے جمعہ جنازہ پڑھایا تھا، وہ بھی اسی وجہ سے ہوا ہے کہ مولوی سمجھ رہے ہیں کہ یہ تو اب ہر جگہ قبضہ کر لیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس ذریعہ سے تبلیغ کے راستے بھی کھول دیئے ہیں۔ یہ جو قبر سے لاش باہر نکالنے کا واقعہ ہوا ہے اس کی وجہ سے مسلمانوں میں سے بھی شرفاء کی ایک بڑی تعداد جماعت کا ساتھ دے رہی ہے۔ اسی طرح ایک لوکل ٹی وی چینل نے، غیر احمدی مولویوں کو بلایا اور ہمارے لوگوں کو بھی بلایا اور تقریباً ایک ڈیڑھ گھنٹے کا ایک پروگرام ریکارڈ کیا گیا اور مناظرے کی طرح کی صورت پیدا ہوئی۔ تو یہ پروگرام بھی ابھی انہوں نے ریکارڈ کیا ہے۔ کہتے ہیں ہم ٹی وی پہ دکھائیں گے۔ اس سے بھی انشاء اللہ تعالیٰ اور وسیع راستے کھلیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ مخالفت میں بھی رستے کھول رہا ہے۔

پھر بینن کا ایک واقعہ بتا دیتا ہوں۔ مَیں نے پیچھے وہاں دورہ کیا تھا۔ امیر صاحب بینن کہتے ہیں کہ ایک علاقہ میں مسجد بنانی شروع کی تو اس کے بعد اس علاقے کے مُلّاں مخالفت میں خوب سرگرم ہو گئے تھے، اکٹھے ہو کر اس گاؤں میں آنے لگے۔ افریقن ملکوں میں یا ہندوستان وغیرہ میں جہاں جہاں بھی مَیں نے دورے کئے ہیں اس کی وجہ سے اس سال مخالفت بہت بڑھی ہے اور اس کی وجہ سے تبلیغ کے رستے بھی مزید کھلے ہیں۔ تو کہتے ہیں مخالفت میں خوب سرگرم ہو گئے اور اکٹھے ہو کر اس گاؤں میں آنے لگے۔ نومبائعین کو ڈرانے اور دھمکانے لگے اور احمدیت چھوڑنے کو کہا۔ کئی مرتبہ صدر صاحب جماعت سے کہا کہ تم احمدیت سے انکار کر دو اور مسجد نہ بننے دو۔ ہم سے جتنے بھی پیسے لینے ہیں لے لو اور ہم تمہیں مسجد بنا دیتے ہیں۔ مگر ہر مرتبہ اس مخلص احمدی نومبائع نے ان مخالفین کو جواب دے دیا کہ جو کرنا ہے کرو۔ ہم تو مسجد بنائیں گے اور یہ جواب دیتے رہے کہ یہاں جماعت ہی کی مسجد بنے گی اور یہاں اگر کوئی دین پھیلے گا، اگر اسلام کی تبلیغ ہو گی تو جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور تمام مخالفتوں کے باوجود یہ مسجد بن گئی۔

پھر اللہ تعالیٰ غیروں کو احمدیت کی طرف وَسِّعْ مَکَانَکَ کے ذریعہ سے کس طرح مائل کرتا ہے۔ نائیجیریا کے مبلغ انچارج لکھتے ہیں کہ ایکو آئیوو یونیورسٹی کے ایک لیکچرر نے ایم ٹی اے کے ذریعہ مسجد مبارک فرانس کے اختتامی پروگرام کو دیکھا اور ہمارے بکسٹال کے وزٹ کے دوران تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اگر سرزمین انگلستان اور فرانس میں اس طرح اللہ تعالیٰ کا نام بلند ہو رہا ہے تو یہ بعید نہیں کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ایک دن یروشلم اور امریکہ سے ہزاروں دفعہ اللہ کا نام بلند ہوا کرے گا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔

پھر آئیوری کوسٹ سے ایک واقعہ یہ لکھتے ہیں۔ آبنگرو شہر میں مسجد کی تعمیر کے بعد لوگوں کی احمدیت کی طرف خاص توجہ ہوئی ہے۔ ایک ہفتہ قبل کالج کے پروفیسر وِتْرا ابوبکر مشن ہاؤس آئے اور کچھ لٹریچر خرید کر لے گئے۔ مطالعہ کے بعد آئے کہ لٹریچر کے مطالعہ سے پہلے میں نے مسلسل استخارہ کیا کہ اسلام میں بہت سارے فرقے ہیں۔ خدا سے سیدھی راہ کی راہنمائی کے لئے دعا کی تو مجھے خواب میں جماعت احمدیہ کے بارے میں بتایا گیا کہ اس جماعت کو دیکھو۔ مَیں نے آپ لوگوں کے کام کا جائزہ لیا ہے۔ مطالعہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی فرمائی ہے اور پھر انہوں نے احمدیت قبول کر لی۔

تو جیسا کہ مَیں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام وَسِّعْ مَکَانَکَ جماعت کے پھیلنے کے ساتھ ساتھ قادیان کی حدود سے نکل کر دنیا میں بھی اپنی صداقت کا نشان دکھا رہا ہے اور جوں جوں اللہ تعالیٰ تبلیغ میں وسعت پیدا کر رہا ہے، توں توں مکانیت میں بھی ہر جگہ وسعت پیدا ہوتی چلی جا رہی ہے۔ مکانیت بھی وسعت پذیر ہے۔ بے شمار ایسی مثالیں ہیں، یہ چند مثالیں مَیں نے دی ہیں۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

تبلیغ کے لحاظ سے ایم ٹی اے نے وسعت کے نئے دروازے کھولے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا مخالفت بھی بڑھ رہی ہے۔ لیکن یہ بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو پورے کرنے کا ایک انداز ہے کہ جہاں افراد جماعت کو انفرادی طور پر یا جماعت کو مالی یا دنیاوی طور پر نقصان پہنچایا گیا یا پہنچائے جانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ وہاں خدا تعالیٰ افراد جماعت کو بھی پہلے سے بڑھ کر عطا فرماتا ہے اور جماعت کی ترقی کی بھی نئی سے نئی راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔ کسی کے مکان کو جلایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑا اور بہتر مکان دے دیا۔ کسی کی دکان کو جلایا گیا تو ایک کی جگہ دو دو دکانیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دیں۔ کاروبار کو تباہ کرنے کی کوشش کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کے لئے، جنہوں نے صبر اور حوصلے سے کام لیا پہلے سے بڑھ کر کاروبار مہیا کر دیئے۔ اگر پاکستان میں ایک مسجد سیل (Seal) کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی جگہ دس بیس مسجدیں عطا فرما دیں۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا سلوک ہے جو ہر جگہ ہمیں نظر آ رہا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ہماری یہ ذمہ داری بھی ہے کہ اس خدا کے آگے جھکنے والے ہوں اور اس کے حقیقی بندے بنیں جو اپنی نعمتوں سے ہمیں نواز رہا ہے اور ہر دم نوازتا چلا جا رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّکَ مَعِی وَاَھْلُکَ یعنی اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل بھی۔ (تذکرہ صفحہ 624 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ) تو ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اہل بننے کے لئے اپنے اعمال کو ان نمونوں پر قائم کرنے کی کوشش کرنی ہو گی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے قائم فرمائے۔ ورنہ تو اللہ تعالیٰ نے خون کا رشتہ ہونے کے باوجود بھی حضرت نوحؑ کے بیٹے کو ان کے اہل سے نکال دیا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیں اپنے آگے جھکا رہنے والا بنائے رکھے۔

آج کبابیر کی جماعت کا جلسہ سالانہ بھی ہو رہا ہے اور فلسطین اور دوسرے ممالک کے احباب بھی اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ کبابیر کے امیر صاحب کی خواہش تھی کہ اس جلسہ کی مناسبت سے ان کا بھی خطبہ میں ذکر کروں یا کچھ مختصر پیغام دوں۔ تو بہرحال مختصر ذکر کروں گا اور ان کے لئے پیغام دوں گا۔ وَسِّعْ مَکَانَکَ کا ذکر چل رہا ہے تو کبابیر کی جماعت کا بھی اس ضمن میں ذکر کر دوں کہ یہاں ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت خوبصورت مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی تھی اور یہ بہت پرانی مسجد ہے اور بہت خوبصورت جگہ پر واقع ہے اور ہر سیاح کو، آنے والے کو یہ اپنی طرف کھینچتی ہے۔ اس کی تصویریں جو مَیں نے دیکھی ہیں بڑی خوبصورت مسجد نظر آتی ہے اور یہی دیکھنے والے لوگ بتاتے بھی ہیں اور اس ذریعہ سے تبلیغ کے راستے بھی کھل رہے ہیں۔

خلافت جوبلی کے سال میں وہاں کی جماعت نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس مسجد کی جو جگہ خالی ہے اس میں ایک وسیع ہال اور دوسری تعمیرات کی جائیں جن کی ضرورت ہے۔ مَیں نے ان کو اس کی اجازت تو دے دی تھی لیکن جو منصوبہ انہوں نے بنایا وہ بہت بڑا بنا لیا۔ جو بظاہر لگتا تھا کہ ان کے وسائل سے بہت زیادہ ہے۔ لیکن یہاں پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کو پورا فرمایا اور امیر صاحب نے مجھے بتایا کہ معجزانہ طور پر منصوبہ اپنی تکمیل کے مراحل پہ پہنچ رہا ہے۔

پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہر فضل ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے آگے مزید شکرگزاری کے جذبات سے بھرتے ہوئے جھکنے والا بنانے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ایم ٹی اے العَرَبِیّہ کے ذریعہ دنیائے عرب میں تبلیغ کو بھی بہت زیادہ وسعت دی ہے اور اس میں بھی کبابیر کی جماعت کے افراد کا بہت ہاتھ ہے۔ مختلف طریقوں سے ان کے نوجوان مدد کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح بعض دوسرے عرب ممالک کے احمدی بھی اس میں بڑا اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ لیکن ہمیشہ ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کی یہ کوشش اور کامیابیاں آپ کی کسی ذاتی صلاحیت کا نتیجہ نہیں ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی وجہ سے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کی وجہ سے اور آنحضرت ﷺ کی آخری زمانے کے امام کے حق میں دعاؤں اور پیشگوئیوں کے پورے ہونے کی وجہ سے ہیں۔

اس لئے تمام وہ احمدی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے، تمام وہ عرب احمدی جنہوں نے اپنے عرب ہونے کو بڑائی کا ذریعہ نہیں بنایا بلکہ امام الزمان کی آواز کو سن کر سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کا نمونہ دکھایا ہے یاد رکھیں کہ ایک احمدی اور حقیقی مسلمان کا ہر نیا دن اس کے ایمان اور تقویٰ میں ترقی کا دن ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ہر دن اگر تمہارے اندر ترقی نہیں ہو رہی تو توجہ کرو اور غور کرو اور جائزے لو اور اس ترقی کے حصول کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا اور تقویٰ سے رات بسر کی۔ اور یہ تقویٰ میں ترقی ہی ہے جو ان جلسوں کا مقصد ہے۔ پس اس عہد کے ساتھ یہاں سے واپس

جائیں کہ ہم نے پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کرنی ہیں ان کو زندگیوں کا حصہ بنانا ہے اور تقویٰ میں ترقی کرنی ہے۔ اور اس کے حصول کے لئے جلسے کے یہ جو دن ہیں یہاں گزاریں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہماری ترقی تبلیغ کے ساتھ دعاؤں سے اور اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی وابستہ ہے۔ پس دعاؤں کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ دعاؤں پر زور دیں اور خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔ تو آپ کی دعائیں آسمانوں میں ارتعاش پیدا کر کے وہ انقلاب لائیں گی جو اسلام اور مسلمانوں کے ہر مخالف کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے قدموں میں لا ڈالے گی۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ مسیح و مہدی کا زمانہ تیر و تفنگ کا زمانہ نہیں ہے۔ بلکہ دعاؤں سے انقلاب لانے کا زمانہ ہے اور یہی آنحضرت ﷺ کے الفاظ **يَضَعُ الْحَرْب** (صحیح بخاری جلد اول صفحہ 490 کتاب احادیث الانبیاء باب نزول عیسی بن مریم۔ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی) سے ہم پر ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے عربوں کو تبلیغ اور تقریر کا خاص ملکہ عطا فرمایا ہوا ہے اگر اپنے پاک نمونوں اور دعاؤں سے اسے سجاتے ہوئے استعمال میں لائیں گے تو اللہ تعالیٰ کے وسیع ترفضلوں کی بارش اپنے پر برستی دیکھیں گے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو عرب دنیا میں پھلتا پھولتا دیکھیں گے۔

پس آج یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم عیسائیوں کی بھی حقیقی نجات کا باعث بنیں اور یہودیوں کو بھی ان کی تاریخ اور تعلیم کے حوالے سے صحیح راستے دکھانے کی کوشش کریں۔ ان کو آنحضرت ﷺ کے قدموں میں لانے کی کوشش کرتے ہوئے ان کی بھلائی کے سامان کریں اور دوسرے مذاہب والوں کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے راستے دکھائیں اور خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچانے کی کوشش کریں۔ یہ بہت بڑا کام ہے جو دنیا کی اصلاح کے لئے مسیح محمدی کے ماننے والوں کے سپرد کیا گیا ہے۔

پس اے کبابیر! اور فلسطین کے رہنے والے احمدیو! اس وقت عرب دنیا میں تم سب سے منظم جماعت ہو۔ اٹھو اور اس زمانے کے امام کے مددگار بنتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰه کا نعرہ لگاتے ہوئے اس کے پیغام کو ہر طبقہ تک پہنچانے کے لئے کمر بستہ ہو جاؤ۔ آج مسلمانوں کی بھی نجات اسی میں ہے کہ امام الزمان کو مان لیں۔ اگر آج عرب دنیا کے احمدیوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیا تو سمجھ لو کہ جس طرح قرون اولیٰ کے عربوں نے اسلام کے پیغام کو پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام صادق کا پیغام پہنچانے میں اپنا کردار ادا کر کے تم بھی اُن آخرین میں شامل ہو جاؤ گے جو اوّلین سے ملائے گئے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور مجھے بھی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام دعاؤں کا وارث بنائے اور یہ جلسہ بے انتہا برکات سمیٹنے والا ثابت ہو اور ہم جلد تمام دنیا پر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے جھنڈے کو لہراتا ہوا دیکھیں۔ آمین

نماز جمعہ کے بعد مَیں بعض جنازے بھی پڑھاؤں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ ثانیہ کے دوران فرمایا۔

جن جنازوں کا مَیں نے ذکر کیا ہے، ایک تو ہے مکرم چوہدری فضل احمد صاحب کا جو صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کے افسر خزانہ تھے۔ 7؍جون کو دل کی تکلیف سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں 65 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ ان کو دل کی پرانی تکلیف تھی۔ لیکن اس کے باوجود بڑی مستعدی سے اور بشاشت سے ہمیشہ اپنے کام میں مصروف رہتے تھے۔ وقت پہ دفتر آنا اور پورا وقت گزارنا۔ وفات سے ایک دن پہلے بھی اپنے دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کو دل کی تکلیف ہوئی اور وہاں سے جب ہسپتال گئے تو ٹیسٹوں کے بعد ڈاکٹر نے وہیں روک لیا اور وہیں اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ یہ 25 سال سے افسر خزانہ تھے۔ اس سے پہلے جب انہوں نے زندگی وقف کی تو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ میں کام کیا۔ مجلس کارپرداز میں بھی کام کیا۔ نائب ناظر بیت المال خرچ بھی رہے۔ بڑی خوش مزاج، مرنجاں مرنج طبیعت کے مالک تھے، کسی کو نہ دکھ دینا۔ کسی کو تکلیف نہیں دینی اور مخلص اور فدائی تھے۔ خلافت سے بڑا تعلق تھا۔ پچھلے سال یہاں جلسے پر بھی آئے تھے۔ بار بار جذباتی ہو جایا کرتے تھے بلکہ ان کی طبیعت کے لحاظ سے ان کا جذباتی ہونا مجھے عجیب لگتا تھا۔ شاید پتہ ہو کہ آئندہ ملاقات نہیں ہوگی۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی ایک بیٹی ہیں طاہرہ مریم صاحبہ جو جرمنی میں رہتی ہیں سلیم اللہ صاحب کی اہلیہ ہیں۔

دوسرا جنازہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال کا ہے۔ ان کی وفات 5 جون کو 95 سال کی عمر میں ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مختلف جگہوں پہ جماعتی خدمات ادا کرتے رہے۔ ساہیوال شہر کے بڑے لمبا عرصہ امیر شہر بھی رہے اور ضلع بھی اور بحیثیت ڈاکٹر بھی بڑے نافع الناس وجود تھے۔ اپنے گاؤں میں ایک فلاحی ہسپتال بھی قائم کیا ہوا تھا۔ اور 2003ء میں اسی وجہ سے ایمنسٹی انٹرنیشنل نے آپ کو Man of the Year کا ایوارڈ بھی دیا تھا۔ تبلیغ کا بھی شوق تھا۔ حکمت سے اپنا یہ فریضہ بھی انجام دیتے تھے۔ ساہیوال کے جو کیس تھے جن میں ہمارے چار احباب کو سزائے موت سنائی گئی یا عمر قید سنائی گئی ان میں بھی یہ بڑی حکمت سے اپنا کردار ادا کرتے رہے۔ نہایت معاملہ فہم اور زیرک تھے۔ علاقہ میں اچھا اثر و رسوخ بھی تھا۔ مخلص تھے۔ دعا گو تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ ان کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ ان کے ایک بیٹے وہاں ہیں باقی تو باہر کینیڈا وغیرہ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ

از صفحہ نمبر 10

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور اس طرح پہلا مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ اختتام پذیر ہوا۔

مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب سیکرٹری مجلس صحت یوکے نے اِس ٹورنامنٹ کے حوالہ سے بتایا کہ اِس ٹورنامنٹ کی تحریک مکرم خالد سعید صاحب ممبر ناصر کرکٹ کلب یوکے نے مکرم سید منصور شاہ صاحب قائمقام امیر uk کو پیش کی تھی۔ جنہوں نے مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یوکے کو اِس ٹورنامنٹ کے انعقاد کے بارہ میں ہدایات دیں۔ چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اپریل میں اِس ٹورنامنٹ کی تیاری کا آغاز کر دیا گیا۔ اگرچہ وقت کی کمی کی وجہ سے اطلاعات پورے طور پر نہیں کی جا سکیں لیکن پھر بھی دنیا بھر سے نو ٹیموں کی شرکت سے یہ ٹورنامنٹ بھرپور کامیابی کے ساتھ منعقد ہوا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ ٹورنامنٹ کے میچز کا انعقاد تین مختلف گراؤنڈز میں کیا گیا۔ اکثر میچز اور افتتاحی و فائنل تقریب Abbey Recreation Grounds میں ہوئے جو مورڈن روڈ پر واقع ہے۔ جن دوستوں نے انتھک محنت کے ساتھ اِس ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں کردار ادا کیا اُن میں مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یوکے سرفہرست ہیں۔ نیز ٹورنامنٹ کے پانچ وائس چیئرمین مکرم سید ہاشم اکبر صاحب، مکرم رانا عرفان شہزاد صاحب، مکرم ظہیر احمد جتوئی صاحب، مکرم خالد سعید صاحب اور مکرم رانا مسعود احمد صاحب شامل ہیں۔ مکرم شاہد جمیل صاحب اِس ٹورنامنٹ کے سیکرٹری تھے۔ نیز مکرم فہیم احمد بٹ صاحب، مکرم نوابزادہ محمد احمد صاحب، مکرم عثمان احمد صاحب، مکرم ثاقب رشید صاحب، مکرم ودود احمد صاحب (ہارٹلے پول)، مکرم اجمل پاشا صاحب، مکرم ذیشان نصیر صاحب، مکرم رانا شاہد صاحب اور مکرم طاہر محمود صاحب نے بھی اس ٹیم میں فعال کردار ادا کیا۔ مکرم مرزا عبدالباسط صاحب نے بطور ناظم سٹیج خدمت کی توفیق پائی۔

مکرم مرزا حفیظ احمد صاحب نے مزید بتایا کہ کھلاڑیوں کی رہائش کا انتظام مسجد بیت الفتوح کے احاطہ میں کیا گیا تھا۔ ٹرانسپورٹ کے ذریعے کھلاڑیوں کو متعلقہ گراؤنڈز میں پہنچانے اور واپس لانے کا انتظام تھا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام گراؤنڈز میں کیا جاتا تھا۔ ناشتہ اور رات کا کھانا مسجد بیت الفتوح میں پیش کیا جاتا تھا۔ 23؍مئی کی شام ایک خصوصی عشائیہ کا اہتمام کیا گیا جس میں ازراہ شفقت سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی۔ حضور شفقت فرماتے ہوئے کھلاڑیوں کے درمیان بھی تشریف لے گئے جو ٹیموں کی ترتیب کے ساتھ مختلف میزوں پر نہایت سلیقے سے بٹھائے گئے تھے۔ اِس عشائیہ میں قریباً اڑہائی صد احباب نے شرکت کی۔ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے گراؤنڈز میں بھی ریفریشمنٹ کا انتظام کیا جاتا رہا جس کے لئے مکرم مظفر احمد کھوکھر صاحب اور اُن کی ٹیم شکریہ کی مستحق ہے۔ حفاظتی امور کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا تعاون حاصل رہا۔ تینوں دن احباب و خواتین کی ایک بڑی تعداد تماشائی کے طور پر گراؤنڈز میں تشریف لاتی رہی۔ MTA انٹرنیشنل نے اکثر میچوں کی جھلکیاں اپنے ناظرین کے لئے پیش کیں جس کے لئے مکرم سید نصیر احمد شاہ صاحب چیئرمین اور ان کی ٹیم نیز مکرم عمیر علیم صاحب (فوٹوگرافی) شکریہ کے مستحق ہیں۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح 23 مئی کی صبح ساڑھے سات بجے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ نے فرمایا۔ اس موقع پر تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے ٹورنامنٹ کی اہمیت کے بارے میں مختصر خطاب کے بعد دعا کروائی اور پھر افتتاحی میچ کی دونوں ٹیموں کا مکرم امیر صاحب سے تعارف کروایا گیا۔

اِس ٹورنامنٹ کے تیسرے روز محکمہ موسمیات کے مطابق بارش اور تیز ہواؤں کے چلنے کا امکان تھا۔ چنانچہ فائنل میچ کے آغاز سے چند منٹ قبل انتہائی تیز ہوا کے ساتھ بارش شروع ہوگئی جس سے خوف پیدا ہوا کہ ٹورنامنٹ کے اختتامی مراحل ناخوشگوار ہو جائیں گے۔ چنانچہ اِن حالات کے پیش نظر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے عرض کی گئی اور مکرم امیر صاحب یوکے نے گراؤنڈ میں اجتماعی دعا بھی کروائی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند منٹ میں ہی غیر معمولی طور پر صورتحال بہتر ہونا شروع ہوگئی، ابر چھٹ گیا اور دھوپ نکل آئی اور نہایت خوشگوار موسم اور ماحول میں ساڑھے دس بجے فائنل میچ شروع ہوگیا۔ اور اس طرح یہ ٹورنامنٹ ہر پہلو سے نہایت شاندار طریق پر اختتام پذیر ہوا۔ فالحمدللہ علیٰ ذلک۔

مجلس صحت برطانیہ کے زیراہتمام

پہلے انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: محمود احمد ملک۔ انچارج مرکزی شعبہ کمپیوٹر لندن)

ہم جانتے ہیں کہ روحانی صحت کا جسمانی صحت کے ساتھ براہ راست ایک گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ آنحضورﷺ کی ایک حدیث مبارکہ کے مطابق ایک طاقتور مومن ایک کمزور مومن سے بہتر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے احمدیوں کی جسمانی صحت کو قائم رکھنے کے لئے بھی متعدد مواقع پر نہ صرف نصائح فرمائیں بلکہ اپنے عمل سے بھی یہ ثابت کیا کہ خدا تعالیٰ کے شکر کا ایک بہترین طریق یہ بھی ہے کہ اُس کی طرف سے تندرستی کی شکل میں عطا کئے جانے والے اُس کے انعام کی قدر اور حفاظت کی جائے۔ دراصل جماعت احمدیہ میں مختلف سطحوں پر کھیلوں کے مقابلہ جات کا انعقاد بھی اسی پاکیزہ خواہش کی ایک کڑی ہے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ نے خلافت احمدیہ کی دوسری صدی کے آغاز پر شکرانہ کے طور پر پہلے انٹرنیشنل مسرور کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد 23 تا 25 مئی 2009ء کو لندن میں کیا۔ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالہ سے منعقد ہونے والا یہ ٹورنامنٹ 20/20 کی بنیاد پر کھیلا گیا اور اس میں جن بارہ ٹیموں نے حصہ لیا اُن میں آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا، پاکستان، جرمنی، ہالینڈ، فرانس، بیلجیم، سوئٹزرلینڈ، MTA انٹرنیشنل، اور برطانیہ سے دو ٹیمیں شامل تھیں۔ ان ٹیموں کو چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر گروپ میں سے دو دو ٹیمیں کوارٹر فائنل میں پہنچیں۔ اگلے مرحلے میں سیمی فائنل میں پہنچنے والی ٹیموں اور اُن کے درمیان ہونے والے میچز کی تفصیل یوں ہے:

پہلا سیمی فائنل یوکے (Blues) اور جرمنی کے مابین کھیلا گیا جس میں یوکے (Blues) نے پہلے کھیلتے ہوئے مقررہ بیس اوورز میں 157/9 رنز بنائے جس میں عرفان احمد کے 39 اور قیصر محمود کے 24 رنز شامل ہیں۔ جرمنی کی طرف سے نفیس بُٹر نے 4 اوورز میں 18 رنز دے کر چار کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ جواب میں جرمنی کی ٹیم نے مقررہ ہدف 19.2 اوورز میں پانچ وکٹ کے نقصان پر پورا کرلیا جس میں انیس بٹ کے 34 دھواں دھار رنز شامل ہیں۔

دوسرا سیمی فائنل کینیڈا اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان کھیلا گیا۔ سوئٹزرلینڈ کی ٹیم نے پہلے کھیلتے ہوئے 139 رنز بنائے جس میں مسعود کے 39 رنز شامل ہیں۔ کینیڈا کے عدنان نذیر نے تین وکٹیں حاصل کیں۔ جواب میں کینیڈا کی ٹیم نے مقررہ سکور 13 اوورز میں صرف دو وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا جس میں عدنان ربانی کے 64 رنز (ناٹ آؤٹ) شامل ہیں۔

تیسری پوزیشن کے لئے میچ یوکے (Blues) اور سوئٹزرلینڈ کی ٹیموں کے درمیان ہوا جو کہ یوکے (Blues) نے نو وکٹوں سے جیت لیا۔

ٹورنامنٹ کا فائنل کینیڈا اور جرمنی کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا۔ کینیڈا کی ٹیم نے ٹاس جیت کر جرمنی کو پہلے کھیلنے کی دعوت دی۔ جرمنی نے مقررہ بیس اوورز میں آٹھ وکٹ کے نقصان پر 142 رنز بنائے جس میں نفیس بُٹر کے 28 رنز شامل ہیں۔ کینیڈا کی طرف سے عزیز اللہ اور عدنان نذیر نے دو دو کھلاڑیوں کو آؤٹ کیا۔ جواب میں کینیڈا کی ٹیم نے مقررہ سکور 19.1 اوورز میں صرف چار وکٹوں کے نقصان پر پورا کرلیا جس میں کپتان عرفان ربانی کے شاندار 53 رنز شامل تھے اور وہ اپنی آل راؤنڈ کارکردگی کی بنیاد پر اس میچ کے Man of the Match بھی قرار پائے۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تشریف لا کر فائنل میچ کا کچھ حصہ ملاحظہ فرمایا جس سے نہ صرف کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی ہوئی بلکہ تماشائیوں نے بھی بھرپور گرمجوشی کا مظاہرہ کیا اور کھلاڑیوں کی اعلیٰ کارکردگی کی بھرپور داد دی۔ فائنل میچ کے بعد اختتامی تقریب کا انعقاد عمل میں آیا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مرزا عبدالرشید صاحب صدر مجلس صحت یوکے نے ٹورنامنٹ کی رپورٹ پیش کی۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انعامات تقسیم فرمائے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

گراؤنڈز مین: Mr. Drury (Merton Council)

ایمپائرز: Mr. Francis Demell (Sri Lanka)، مکرم راشد خان صاحب اور مکرم محمد عمر صاحب۔

(اس ٹورنامنٹ میں تمام امپائرز ICC کے منظورشدہ نیوٹرل امپائرز تھے۔ مندرجہ بالا کے علاوہ امپائرز میں یہ احباب بھی شامل ہیں: Mr. Hugo Demell (Sri Lanka); Mr. Anthony Demell (Sri Lanka); Mr. Mihiraj Jay Sackra (Sri Lanka);۔

سکوررز میں مکرم فہیم بٹ صاحب، مکرم عتیق یوسف صاحب، مکرم گوہر مقصود صاحب اور Mr. Chris Cawson نے انعامات حاصل کئے۔

ٹورنامنٹ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر حسب ذیل کھلاڑیوں نے بھی انعامات وصول کئے:

بہترین بالر: عدنان نذیر (کینیڈا)

بہترین بلّے باز: اشفاق احمد (سوئٹزرلینڈ)

بہترین فیلڈر: عرفان احمد (جرمنی)

ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی کا انعام مکرم ذیشان نصیر صاحب (UK-Red) کو دیا گیا۔ فائنل میچ کے بہترین کھلاڑی کو ٹرافی کے علاوہ ٹورنامنٹ میں شامل ہونے والی ہر ٹیم کے کپتان کو حضور انور کے دستخطوں سے سند امتیاز اور ایک گفٹ پیک دیا گیا جس میں ہر کھلاڑی کے لئے ایک قلم اور سند شرکت شامل تھی۔

اس ٹورنامنٹ کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ مجلس صحت uk کی طرف سے ٹورنامنٹ کے تمام کھلاڑیوں اور آفیشلز کو اُن کے ملک کے رنگ کی مناسبت سے Playing Kit بطور تحفہ مہیا کی گئی۔

دعا سے قبل سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کھلاڑیوں اور حاضرین سے مختصر خطاب فرمایا۔ حضور انور نے تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا کہ الحمدللہ کہ یہ پہلا کرکٹ ٹورنامنٹ جو مجلس صحت یوکے نے آرگنائز کیا تھا، بڑے اچھے طریقے سے اپنے اختتام کو پہنچا۔ جو مجھے بتایا گیا ہے اور جو ایک میچ میں نے دیکھا ہے، اس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کھلاڑیوں کا معیار بھی بڑا اچھا ہے۔ اور جن ٹیموں کی توقع تھی کہ وہ شاید جیتیں، پہلی پوزیشن میں آئیں، اُن کی پہلی اور دوسری پوزیشن تو نہیں آئی لیکن جن کی توقع نہیں تھی انہوں نے زیادہ اچھا perform کیا۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ تو ایک چھوٹا سا ملک ہے اور وہاں جماعت کی تھوڑی سی تعداد ہے، اس میں سے سلیکشن بھی بڑی مشکل ہوگی۔ کینیڈا کے تو کافی کھلاڑی ہیں اور اسی طرح یوکے میں بھی، آسٹریلیا میں بھی کھلاڑیوں کے چناؤ کے کافی اختیار موجود تھا۔

حضور انور نے ازراہ مذاق فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ والوں سے کل گرمی میں تین میچ کھلوائے گئے۔ ہوسکتا ہے وہ آج اچھا perform کرلیتے۔ اُن کے ساتھ وہی حساب ہوا کہ ''بَن کے مروایا'' (جیسے پنجابی میں کہتے ہیں)۔ ویسے یہ لطیفہ تو مشہور ہے لیکن اُس آدمی کو باندھتے یا نہ باندھتے اسے تو موت آنی تھی، لیکن یہاں لگتا ہے کہ کافی زیادتی ہوگئی سوئٹزرلینڈ والوں کے ساتھ۔

حضور انور نے فرمایا کہ امریکہ کی بھی جو اصل ٹیم ہے، مجھے بتایا گیا ہے کہ وہ بڑی اچھی ٹیم ہے۔ امید ہے اگر آئندہ ٹورنامنٹ ہوا، جس کا مجھے انتظامیہ نے بتایا ہے کہ کافی مطالبہ کیا جارہا ہے، آپ کی طرف سے بڑی demand ہے کہ ہر سال ہوا کرے۔ تو جو اچھے کھلاڑی ہیں وہ نہیں آسکے۔ لیکن جو آئے ہیں انہوں نے بھی اچھا perform کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ UK کا میرا خیال تھا کہ یہ جیتیں گے پہلی پوزیشن آئے گی۔ اور یہ بڑی مشکل سے تیسری پوزیشن لے سکی ہے۔ اور اسی طرح آسٹریلیا ہے۔ یہ ملک دونوں ایسے ہیں جہاں کرکٹ کھیلی جاتی ہے۔ اور بڑے مشہور players یہاں پیدا ہوئے ہیں اور ہوتے ہیں۔ بلکہ کرکٹ کی ابتدا تو UK سے ہوئی ہے۔ اور آسٹریلیا میں بھی اچھی ٹیم ہے۔ تو بہرحال یہ میچ ہوئے، اچھے ہوئے اور مجھے امید ہے کہ ہر طرف سے اچھی Sportsmanship spirit کا مظاہرہ بھی ہوا ہوگا۔ کینیڈا والوں کو بھی اب پتہ لگ گیا ہوگا کہ اگر ہمیشہ ہر میدان میں Sports manship دکھائیں تو زیادہ اچھے نتیجے نکلتے ہیں۔

حضور انور نے کھیلوں کی ترویج کے حقیقی مقصد پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ میں کھیل کا رواج اس لئے ہے کہ صحتمند جسم پیدا ہو اور صحت مند جسم سے وہ کام لیا جائے جو انسان کی زندگی کا مقصد ہے، جو ہماری پیدائش کا مقصد ہے۔ اس لئے کھیلوں کے میدانوں میں کھیلتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولنا چاہئے اور کبھی اس مقصد کو نہیں بھولنا چاہئے جس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے اور ہم نے اس کو پورا کرنے کا عہد آپ کے ہاتھ پر کیا۔ ہماری کھیل وسعتِ حوصلہ پیدا کرنے کے لئے اور اپنے جسم کی تمام تر صلاحیتوں کو جماعت کی خاطر استعمال کرنے کے لئے ہے نہ کہ میڈل لینے کے لئے۔ اس لئے جو بھی جیتا وہ ایک appreciation ہوتی ہے۔ اس کے لحاظ سے انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔ لیکن ہر کھلاڑی کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ اُس کی زندگی کا مقصد کیا ہے اور جس طرح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ (کرکٹ کے کھلاڑی اس بات کو بڑا quote کرتے ہیں کہ صرف یہ ایک کھیل ہے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ذکر فرمایا ہے)۔ ایک دفعہ آپ کے کسی بچے نے غالباً حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ذکر کیا کہ کرکٹ کا میچ ہو رہا ہے آپ بھی جاکے دیکھیں گے تو حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جو میچ میں کھیل رہا ہوں وہ ساری عمر جاری رہنے والا ہے اور تم لوگ کھیل کے شام کو واپس آجاؤ گے۔ تو یہ کرکٹ ہے جس کی آپ نے رہنمائی فرمادی۔ فرمایا ٹھیک ہے کرکٹ تو کھیلو۔ وہ اچھی کھیل ہے لیکن جو اصل مقصد ہے وہ تمہیں نہیں بھولنا چاہئے۔ تو یہی ہمیشہ ہمارے لئے رہنما اصول ہونا چاہئے۔ اللہ کرے کہ آپ کو اس کی توفیق ملتی رہے۔ جیتنے والی ٹیموں کو مبارک ہو اور ہارنے والیوں کو بھی بلکہ ہاری نہیں جس مقصد کے لئے آئے تھے، اس مقصد کو پورا کرتے ہوئے آئندہ مزید اچھا بہتر perform کرنے کی اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

کہاں ممکن ترے فضلوں کا اِرقام

(جلسہ سالانہ UK 2008ء میں شامل ہونے والے مختلف ممالک کے وفود کے دلچسپ اور ایمان افروز تأثرات

(دوسری قسط)

وفد یوگنڈا (Uganda)

یوگنڈا (Uganda) کے ملک سے بھی حکومت کے اعلیٰ افسران پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یو کے 2008ء میں شامل ہوا۔ اس وفد میں ڈپٹی سپیکر نیشنل اسمبلی یوگنڈا آنریبل Kadaga Awitwala Rebella، آنریبل عثمان چنچی صاحب ممبر آف پارلیمنٹ وچیئرمین برائے ڈسپلنری کمیٹی آف پارلیمنٹ، آنریبل فریدہ صاحبہ ممبر آف پارلیمنٹ شامل تھے۔

ان سبھی ممبران نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہمیں جلسہ سالانہ میں شمولیت کا موقع ملا۔ خاص طور پر جلسہ کی حاضری اور اتنی بڑی تعداد اور جماعتی انتظام اور نظم وضبط سے بیحد متاثر ہوئے کہ بغیر پولیس کے جماعت کے نوجوانوں نے جو والنٹیئرز تھے دن رات محنت کر کے جملہ انتظامات کئے اور ان عارضی انتظامات میں اتنی بڑی تعداد کو اتنے دنوں تک سنبھالنا جماعت احمدیہ کی ایک غیر معمولی خوبی ہے۔

وفد کے ممبران نے اس بات کا بار بار اظہار کیا کہ ہر احمدی اپنے امام سے بے پناہ محبت کرتا ہے اور اس کی ایک جھلک دیکھنے کو دیوانہ ہوا جاتا تھا۔ اس وقت ساری دنیا میں یہ مقام صرف اور صرف جماعت احمدیہ کے امام کو حاصل ہے کہ ایک انسان سے اس قدر لوگ دل وجان سے محبت کرتے ہوں اور اپنا سب کچھ فدا کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہوں۔ یہ بات جماعت احمدیہ کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

✿......اس وفد نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ڈپٹی اسپیکر نے بتایا کہ اُسے اور وفد کے دیگر ممبران کو انٹرنیشنل بیعت کی تقریب وہاں بیٹھ کر خود اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ یہ ساری تقریب ہی حیران کُن تھی۔ جب بیعت کے بعد تمام لوگ یکدم سجدہ میں گر گئے اور اپنے خدا کے حضور گڑگڑانے لگے تو ہماری کیفیت بڑی عجیب تھی۔ ہمیں اس بات کا یقین ہونے لگا کہ یہ لوگ نجات یافتہ ہیں اور ہمارے لئے یہ بڑی عجیب بات تھی کہ یہ لوگ اپنی دعاؤں میں روتے ہیں۔ اس کیفیت نے ہمیں بھی بہت متاثر کیا جو ہماری زندگی کا ایک نیا تجربہ تھا۔

✿......وفد کے ممبران نے کہا کہ چالیس ہزار سے زائد لوگوں کو تین وقت کا کھانا بغیر کسی تاخیر یا بدمزگی کے سب کو وافر مہیا کرنا بھی ہمارے لئے ایک حیران کن اور خوش کن تجربہ تھا۔ ایک اور بات نے ہمیں بے حد متاثر کیا اور یہ بات ہمارے لئے بڑی عجیب اور نئی تھی کہ جماعت کا ہر فرد انتہائی عاجز اور منکسر المزاج اور محبت کرنے والا تھا اور دوسروں کی خدمت کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ جماعت احمدیہ کی فطرت ہی دوسرے مسلمانوں سے جو سختی کا رجحان رکھتے ہیں الگ تھی جو صرف جماعت احمدیہ کا امتیاز اور خاصہ ہے۔

✿......وفد کے ممبران نے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذاتی توجہ، حوصلہ افزائی اور دلجوئی ہم سب کیلئے بہت حیران کن تھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باوجود اس قدر مصروفیت کے ہمارے وفد کے ساتھ میٹنگ میں بہت Fresh اور ہشاش بشاش تھے اور بہت محبت اور ذاتی توجہ سے ہم سب سے بات کی اور قیمتی ہدایات سے نوازا اور تصاویر بھی بنانے کا موقع عطا فرمایا۔ آنریبل فریدہ صاحبہ ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ حضور انور نے یوگنڈا میں بہت سے کام بنی نوع انسان کی خدمت کیلئے جاری کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے جو ہمارے لوگوں کیلئے ایک بہترین تحفہ ہیں۔

✿......ممبر پارلیمنٹ فریدہ صاحبہ احمدیت کی تعلیمات سے بہت متاثر تھیں وہ جاتے ہوئے اپنے ساتھ بہت سا لٹریچر لے کر گئی ہیں اور اس وقت دعوۃ الامیر (انگریزی) مطالعہ کر رہی ہیں۔ انہوں نے احمدیت کے حق میں بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا اور جلسہ کے انتظامات کی بہت تعریف کی اور کہا کہ حضور انور سے ملاقات نے میری زندگی بدل دی ہے۔ میرا خاوند اور سُسر جماعت کے بہت مخالف ہیں جو خاکسارہ کے جماعت میں شامل ہونے میں سب سے بڑی روک ہیں۔ موصوفہ نے کہا کہ وہ اپنے بیٹے کو اس بات پر آمادہ کریں گی کہ وہ جماعت کا مطالعہ کرے اور تعلیم حاصل کرے اور جماعت میں شامل ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام حکومتی نمائندگان بہت اچھا تاثر لے کر لوٹے اور انہوں نے اپنے اندر غیر معمولی تبدیلی محسوس کی۔

وفد گوئٹے مالا (Guatemala)

ملک گوئٹے مالا (Guatemala) سے پہلی مرتبہ دو احمدی احباب مکرم داوید البرتو (Mr. David Alberto) صاحب اور سموعیل صاحب جو کہ پیشہ کے لحاظ سے ایڈوکیٹ ہیں جلسہ سالانہ یو کے 2008ء میں شریک ہوئے۔

ان دونوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان کی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات 20 منٹ تک جاری رہی۔ حضور انور نے انکا تعارف حاصل کیا اور ان سے دریافت کیا کہ آپ پہلی مرتبہ جلسہ پر آئے ہیں آپ کو یہ جلسہ کیسا لگا آپ نے یہاں کیا دیکھا ہے۔

داوید البرتو صاحب کہنے لگے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کے عجیب نظارے دیکھے ہیں جو جماعت احمدیہ کی صداقت کی روشن دلیل ہیں۔ احباب جماعت میں خلیفۃ المسیح سے محبت وعقیدت، پیار، باہمی اخوت اور اطاعت خلافت کا غیر معمولی جذبہ دیکھا ہے۔ عالمی بیعت کا نظارہ تو ناقابل بیان ہے، بہت ہی ایمان افروز تھا۔ حضور انور کی اقتداء میں نمازوں کی ادائیگی میں ہمیں عجیب روحانی سرور ملا، ایک لذت نصیب ہوئی، خشیت الٰہی اور آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے تھے۔ اب ہم جلسہ کی برکات سمیٹ کر جا رہے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں احمدی احباب کو اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ کی انگوٹھیاں، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی انگوٹھی کے ساتھ مس کر کے عطا فرمائیں۔ انہوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنانے کی بھی سعادت پائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد البرتو صاحب کہنے لگے کہ حضور انور سے پیار بھری ملاقات میری زندگی کا سرمایہ ہے۔ پیارے آقا نے باوجود مصروفیات اور تھکاوٹ کے انتہائی مسکراتے ہوئے اور حسین چہرہ سے ہمیں پیار دیا، جس سے ہم میں خدمت دین کا غیر معمولی جذبہ ابھرا ہے۔ دوسرے دوست سموعیل صاحب نے بھی انہی خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ پیارے آقا تو سلامتی کے شہزادہ ہیں۔

وفد بلغاریہ (Balgaria)

بلغاریہ سے امسال جلسہ سالانہ یو کے 2008ء پر 15 افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ ان میں سے گیارہ افراد نے پہلی مرتبہ یو کے جلسہ میں شرکت کی۔ سبھی احباب نے بہت عمدہ رنگ میں اپنے تأثرات کا اظہار کیا۔

✿......پروفیسر Thifanov نے کہا کہ ہر طرف صرف محبت ہی محبت ہے۔ ہر شخص پیار سے ملتا ہے۔ اتنا بڑا روحانی ماحول کہیں بھی میسر نہیں۔ ہر شخص اپنے امام سے بہت محبت کرتا ہے۔ حضور انور کی شرکت جلسہ کو چار چاند لگا دیتی ہے۔ واقعتاً سال میں ایک بار اکٹھا ہونا انسان کو روحانی ترقیات سے نوازتا ہے۔

✿......مکرم Pmikhail صاحب نے کہا کہ اتنے بڑے انتظامات کا ہونا اور وہ بھی یورپ میں ایک معجزہ ہے۔ مجھے آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور مَیں حیران ہوں کہ اتنا پیار کرنے والی کمیونٹی دنیا میں موجود ہے۔ ہر لحاظ سے کامیاب جلسہ تھا۔ ہر آدمی بغیر معاوضہ کے کام کرتا ہے اور کسی قسم کی خرابی نظر نہیں آتی۔

✿......مکرم Pmarian صاحب وکیل ہیں اور کہتے ہیں کہ میرے لئے یہ اعزاز کی بات ہے کہ مَیں ایسے روحانی ماحول میں شریک ہوا ہوں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ میں شریک ہونا اور حضور کے خطابات انسان کی تقدیر بدل دیتے ہیں اور یہ جلسہ تو دنیا کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے۔ تمام انتظامات انتہائی خوشکن تھے۔

✿......مکرم Etem صاحب نے کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کے جلسہ میں پہلی دفعہ شریک ہوا ہوں اور یہ تأثر ہے کہ آپ جیسی جماعت دنیا میں موجود نہیں ہے۔ آپ کے امام کی تقاریر تو گویا پھولوں کی بارش ہے۔ ہر فقرہ اور لفظ دلوں میں اترتا ہے۔ اور واقعتاً دنیا کو آج امن اور سلامتی کی ضرورت ہے جو آپ کے ذریعہ دنیا کو ملے گی۔ حقیقی اسلام کی اصل تصویر جماعت احمدیہ ہے۔ قرآن کی تعلیم کی اصل شکل آپ پیش کرتے ہیں۔

✿......اسی طرح تمام احمدی احباب نے کہا کہ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے اور روحانی ترقی کا ذریعہ جلسہ سالانہ ہے۔ ہم سال بھر کے لئے یہاں سے چارج ہوکر جاتے ہیں۔ ڈیوٹی دینے والوں کا رویہ قابل ستائش ہے۔ ان کو دیکھ کر حسرت پیدا ہوتی ہے کہ کاش بلغاریہ میں بھی ہمارا جلسہ سالانہ ہو۔ ہم پیارے آقا سے محبت کرتے ہیں۔ پیارے حضور کو خطوط لکھتے ہیں اور جواب ملنے پر ہماری خوشی کا ٹھکانہ نہیں ہوتا اور ہمارے سارے مسائل حل ہوجاتے ہیں۔ پیارے حضور کی دعائیں اللہ تعالیٰ سنتا ہے لیکن یہاں جلسے میں حضور انور کو اپنے درمیان موجود دیکھ کر خوشی کی انتہا نہیں رہتی اور ہم اپنے آپ کو محفوظ اور خدا کے قریب دیکھتے ہیں۔ جلسے کے دن جلدی گزر جاتے ہیں لیکن سارا سال ان کا پھل ہم حاصل کرتے رہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہِ شفقت بلغاریہ کے وفد کو الگ ملاقات کا شرف بھی بخشا۔ تمام احباب بہت خوش اور اپنے آپ کو خوش قسمت تصور کرتے ہیں۔

✿......پروفیسر صاحب نے کہا کہ ایسے عظیم روحانی باپ سے ملنا خوش قسمتی ہے۔ حضور انور کی شخصیت ایسی ہے کہ دل نہیں کرتا کہ انسان ایسی صحبت سے محروم رہے۔ مجھے کامل یقین ہے کہ جماعت احمدیہ پیارے امام کی سربراہی میں پورے یورپ کو فتح کرے گی۔ یہی ایک جماعت ہے جو دنیا کو امن، محبت اور اخوت کا پیغام دے رہی ہے اور اس کی یہی خصوصیات دنیا کو فتح کریں گی۔

پیارے حضور کے کلام فرمانے کا انداز اور میں نے نوٹ کیا ہے کہ حضور پر کام کا اتنا بوجھ ہے کہ انسان تصور نہیں کرسکتا اس کے باوجود حضور کے چہرے پر تازگی ہوتی ہے اور مزاح کی حس بھی ہے جو خدا تعالیٰ کی تائید کو ظاہر کرتی ہے۔ ایسا شفیق اور انتہا پیار کرنے والا روحانی باپ کہیں نہیں ہے۔

✿......Petem نے کہا کہ مَیں نے انبیاء کی تاریخ پڑھی ہے۔ مَیں عیسائی ہوں۔ مَیں نے آپ کی جماعت کے بارہ میں پڑھا ہے اور حضور انور سے ملاقات کے دوران میں نے محسوس کیا اور اس کا میں برملا اظہار کرتا ہوں کہ حضور انور میں انبیاء کی صفات پائی جاتی ہیں۔

✿......بلغاریہ وفد کے ایک ممبر Pmarian نے کہا کہ حضور سے ملاقات کے دوران محسوس ہوتا ہے کہ جیسے نور کی شعائیں حضور سے نکل کر ہم میں داخل ہوتی ہیں اور ہمیں سکون ملتا ہے۔ ایسے عظیم روحانی انسان سے ملاقات خوش قسمتی ہے۔ کروڑوں کا روحانی سربراہ ہر ایک سے ایسے ملتا ہے کہ ہر ایک محسوس کرتا ہے جیسے یہ سب سے زیادہ پیار مجھ سے ہی کرتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ ساری دنیا اس عظیم روحانی شخصیت سے ملے اور ان کے نمونہ پر عمل کریں تا کہ دنیا میں امن ہو۔

اسی طرح وفد کے باقی افراد نے بھی حضور انور سے ملاقات کو اپنی خوش قسمتی قرار دیا ہے اور خصوصاً اس جوبلی کے سال میں جلسہ کی برکات اور حضور انور سے شرف ملاقات پر نہایت خوش اور خدا تعالےٰ کے حضور شکرگزار تھے۔

وفد قرغیزستان (Kyrghystan)

ملک قرغیزستان (Kyrghystan) سے پانچ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہوا۔ دفد کے ممبران جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں میں شامل ہوئے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت بھی حاصل کی۔

❁......اس وفد میں قرغیزستان اسمبلی کی ڈپٹی سپیکر Hon Mrs.Kylynbaeya Chyrok بھی شامل تھیں۔ موصوفہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے دوران اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضور انور کی روحانی شخصیت سے بیحد متأثر ہوئی ہیں۔ حضور انور کے لجنہ سے خطاب نے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے اور حضور انور نے اپنے خطابات میں جہاد سے تعلق میں جو وضاحتیں کی ہیں اس سے ہمیں صحیح اور حقیقی اسلامی تعلیم کا پتہ لگا ہے۔

انہوں نے کہا کہ جلسہ کے انتظامات نہایت شاندار تھے اور بڑے منظّم اور عمدہ طریق سے اتنی بڑی تعداد کو سنبھالا گیا ہے۔ موصوفہ نے واپس آکر دو صفحات کی رپورٹ لکھ کر اپنی نیشنل اسمبلی کے سپیکر، وزیر اعظم اور صدر مملکت کو بھجوائی جس میں جماعت سے متعلق نہایت عمدہ خیالات کا اظہار کیا ہے۔

ان کی بیٹی نے بتایا کہ اس نے تین دفعہ خواب میں دیکھا ہے کہ حضور انور قرغیزستان تشریف لائے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ اسے کوئی خواب بار بار آئے۔ لیکن یہ خواب تین مرتبہ دیکھا ہے۔ ان کی یہ بیٹی بھی جلسہ سالانہ میں شامل ہوئی تھیں۔

ڈپٹی سپیکر کا نواسہ بھی ساتھ تھا۔ آٹھ دس سال اس کی عمر ہوگی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کو چاکلیٹ اور قلم عطا فرمایا۔ یہ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ چمٹ گیا اور پیار کرنے لگا۔ پھر جب وفد کی تصویر ہوئی تو تصویر کے بعد دوبارہ حضور انور سے لپٹ گیا۔ حضور انور نے اسے پیار کیا اور اپنے ساتھ لگا کر علیحدہ تصویر بنوائی۔ پھر جب وفد کے ممبران ملاقات سے فارغ ہو کر رخصت ہونے لگے تو یہ تیزی سے واپس آیا اور پھر حضور انور کے ساتھ لگ گیا اور پیار لیتا رہا اور برکتیں لوٹتا رہا۔ حضور انور سے علیحدہ ہونے کو اس کا دل نہیں چاہتا تھا۔ آخر ڈپٹی سپیکر صاحبہ قریب آئیں اور اس کو اپنے ساتھ لے کر گئیں۔

❁......قرغیزستان سے مذہبی امور کے وزیر Hon. Kyshtobaen Akmatbek بھی تشریف لائے تھے۔ موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کر کے اور گفتگو کر کے میری آنکھیں کھل گئی ہیں اور کایا پلٹ گئی ہے۔ حضور کی شخصیت نہایت طاقتور روحانی شخصیت ہے۔ مجھے اب پتہ چلا ہے کہ لوگ آپ کے خلاف کیوں ہیں کیونکہ ان کے پاس نہ کوئی نظام ہے اور نہ ہی کوئی روحانی شخصیت ہے۔ ہمارے مولوی تو چمگادڑیں ہیں۔

وفد قازقستان (Kazakhastan)

ملک قازقستان (Kazakhastan) سے چودہ افراد پر مشتمل وفد کو جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ اس وفد میں الماتا (Almata) کے ڈپٹی لارڈ میئر Mr Serik Seidumanov بھی شامل ہوئے۔

اس وفد نے بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ وفد نے بتایا کہ وہ جلسہ سالانہ کے انتظام اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہیں۔ وفد نے ایم ٹی اے کی کارکردگی کو سراہا اور حیرانگی کا اظہار کیا۔

❁......موصوف نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد اور حضور انور کے خطابات سن کر جماعت احمدیہ کے بارہ میں میری ایک آزاد اور مثبت رائے قائم ہوئی ہے اور جسے مَیں ہر جگہ بیان کروں گا۔ اور کوشش کروں گا کہ آئندہ سال ایسے لوگ جلسہ پر جائیں جو پالیسی بنانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں تا کہ وہ اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھیں۔

اس وفد کے ممبران کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قلم اور سوویئنر عطا فرمائے اور بعض احباب کو اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی انگوٹھیاں بھی عطا فرمائیں۔ وفد کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں۔

وفد ماسکو (رشیا) (Russia)

ماسکو (رشیا) کے آٹھ افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ یوکے 2008ء میں شامل ہوا۔ اس وفد کے ممبران نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

❁......وفد کی ایک ممبر ڈاکٹر اورال شریپوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کی اخوت، بھائی چارے، بے لوث خدمت کے جذبے اور حسن انتظام کے نظاروں کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے۔ ہم نے اس بات کو بھی مشاہدہ کیا ہے کہ کس والہانہ انداز سے سب احمدیوں کے دلوں اور ان کے چہروں سے اپنے امام خلیفۃ المسیح کے لئے محبت ظاہر ہو رہی تھی۔

❁...... وفد کے ایک ممبر احمد سرگئی خاموچنکا صاحب نے کہا کہ میں جلسہ سالانہ یوکے میں دوسری بار شامل ہوا ہوں۔ اس بار میری سب سے زیادہ جذباتی کیفیت اس وقت ہوئی تھی جب حضور انور سے ملاقات ہوئی اور جب بھی حضور انور نظر آتے میرے دل کی عجیب حالت ہوتی تھی۔

حضور انور کے آخری دن کے خطاب سے مجھ پر درود شریف میں حضرت محمد ﷺ اور آپؐ کی آل، حضرت ابراہیمؑ اور آپؑ کی آل پر درود بھیجنے کا مضمون بالکل نئے رنگ میں کھلا ہے۔ پہلے کی طرح بہت سے نوجوان اور بزرگ احمدی بھائیوں نے ہماری بہت خدمت کی ہے۔ ان سب خدمت گزاروں کے چہرے نیکی اور روحانیت کے نور سے منور تھے۔

اسی طرح میرے اندر حضرت مسیح موعودؑ کی بیان فرمودہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں زندگی کے مقصد کو سمجھتے ہوئے خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے اور خدمت دین کا جذبہ پیدا ہوا۔ نیز ایمان کی مضبوطی نصیب ہوئی۔

میں اس بات پر بے حد خوش ہوں کہ مَیں احمدی ہوں۔ اس بات پر میں خدا کا شکر گزار ہوں۔ خدا کے حضور اپنے گناہوں، کمزوریوں اور برے خیالات پر نادم ہوتے ہوئے معافی کا خواستگار ہوں۔ اب میں اپنے دل میں خدا کا بہت زیادہ خوف محسوس کرنے لگا ہوں۔ میری حالت یہ ہے کہ اب بے شک میرا مال و دولت میری عزت بلکہ میری جان بھی ختم ہو جائے مگر خدا اور اس کی محبت میرے دل سے نہ جائے کیونکہ اس کے بغیر میری زندگی کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ میری خواہش ہے کہ میری موت حالت ایمان میں ہو۔ آمین!

❁...... ماسکو (رشیا) سے آنے والے وفد کے ایک ممبر رستم حماد ولی صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جلسہ کا حسن انتظام، تمام شاملین جلسہ اور کسی بھی حیثیت میں حصہ لینے والوں کا ڈسپلن قابل دید تھا۔ امسال کے جلسہ سالانہ نے میرے دل و دماغ پر بہت حسین اور گہرے اثرات مرتب کئے ہیں۔ اور پیاری پیاری یادیں چھوڑیں ہیں جن کو بھولنا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ تمام شاملین جلسہ، مقررین اور ان کی تقاریر اور سب منتظمین کے چہروں پر خدا کا نور چمکتا ہوا نظر آتا تھا۔

حضور انور کے خطابات کے ذریعہ تمام لوگوں پر واضح ہوگیا کہ نیکی پر مبنی کون کون سے بڑے کام دنیا کی فلاح و بہبود کے لئے حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت کو بحیثیت جماعت اور ہر احمدی کو انفرادی طور پر درپیش ہیں۔ میری مراد حقیقی الٰہی تعلیم اسلام اور رسول کریم ﷺ اور امام زماں حضرت مسیح موعودؑ کی روحانی خوبصورتی کو کرہ ارض کے تمام لوگوں تک پہنچانا اور اسلام کے خدا کے نور سے سب کو منور کرنا ہے۔ یہ ایسا عظیم کام ہے کہ جس کے مقصد کے حصول کی خاطر زندہ رہنے اور کام کرنے کو دل کرتا ہے۔

❁......مقامی تاتاری قوم سے تعلق رکھنے والے ملک تاتارستان سے آنے والے نمائندہ فرید صاحب نے حضور انور سے ملاقات کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ مَیں نے اپنی زندگی میں کوئی ایسے خاص اچھے کام تو نہیں کئے مگر مجھے مسیح موعودؑ سے شدید محبت ہے اور میری خواہش تھی کہ ان سے ملتا ان کو گلے لگاتا ان کے پاؤں دھوتا اور تادم آخر ان کے پاس رہتا۔ لگتا ہے اسی لئے خدا نے مجھ پر خاص نظر کرم کی ہے جو مجھے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی اور حق مجھ پر واضح کر دیا۔ مَیں بہت خوش قسمت انسان ہوں کیونکہ مَیں نے خود کو چشمہء الٰہی سے سیراب کیا ہے یعنی اس حق کو پالیا اور اس کو نبھانے کا عہد اور قسم کھائی ہے۔ الحمد للہ۔ **(باقی آئندہ)**

فری ٹاؤن (سیرالیون) میں میڈیکل کیمپ کا انعقاد

(رپورٹ: ضوان احمد افضل مبلغ سلسلہ، فری ٹاؤن)

سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن کے ایک نشیبی علاقے میں جو کہ سمندری پانی کی گزرگاہ کے ساتھ واقع ہے۔ ہماری دو جماعتیں بھی ہیں۔ یہاں چند دن کے اندر اندر 6 بچوں کی وفات ہوگئی۔ یہ صورتحال جب وہاں کی جماعت نے مکرم امیر صاحب سیرالیون کے سامنے پیش کی تو آپ نے فوری طور پر فری ٹاؤن احمدیہ ہسپتال کے ڈاکٹر انچارج مکرم ڈاکٹر عبدالحنان صاحب کو اس علاقے میں میڈیکل کیمپ لگانے کے لئے کہا۔

علاقہ کے لوگوں سے مشورہ کے بعد دن مقرر ہوا۔ مکرم افتخار احمد گوندل صاحب مبلغ سلسلہ فری ٹاؤن ڈاکٹر صاحب کی مدد کے لئے ان کے ساتھ رہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب نے علی الصبح دعا کے ساتھ کیمپ کا آغاز کیا۔ علاقے کے لوگ اپنے بچوں کو لے کر قطاروں میں کھڑے ہو کر بہت تحمل سے اپنی اپنی باری پر ڈاکٹر صاحب سے معائنہ کرواتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب معائنہ کے ساتھ ساتھ مرض کے مطابق مریضوں کو دوائیاں بھی مہیا فرماتے رہے۔ یہ سلسلہ شام تک جاری رہا۔

اس میڈکل کیمپ میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے کل 200 مریض بچوں کا معائنہ کیا اور انہیں ادویات دیں۔

ڈاکٹر صاحب نے بعض مریضوں کو دوائی کے استعمال کے بعد ہسپتال آکر دکھانے کا بھی مشورہ دیا۔ ڈاکٹر صاحب کے اس میڈیکل کیمپ کے بعد خدا کے فضل سے اس قسم کی اموات کا علاقہ سے خاتمہ ہوگیا ہے۔

علاقہ کے تمام رہنے والوں نے جماعت کے اس فوری ہمدردانہ ردّعمل کی بہت تعریف کی اور جماعت کے کاموں کو سراہا۔

اس میڈیکل کیمپ کے لئے اخراجات ہیومینٹی فرسٹ سیرالیون نے ادا کئے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کیمپ کو کامیاب بنانے والے تمام احباب کو جزائے خیر سے نوازے اور جماعت سیرالیون کو ہمدردی خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁

خیر اندیشیٔ احباب رہے مدّنظر
عیب چینی نہ کرو، مفسد و نمام نہ ہو
پاس ہو مال تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکر مسکیں رہے تم کو غم ایّام نہ ہو

(کلام محمود)

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk

mahmud.a.malik@gmail.com

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی حسین یادیں

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒ نمبر‘‘ میں مکرم مولانا مبارک احمد تنویر صاحب مبلغ سلسلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بھی اُن اہل فارس میں سے تھے جنہوں نے ایمان کو ثریا سے زمین پر واپس لانا تھا۔

خاکسار کو آپؒ کی ذات مبارک سے پہلا تعارف بچپن میں اُس وقت ہوا جب آپؒ ہمارے علاقہ میں ایک جلسہ سے خطاب فرمانے تشریف لائے۔

1983ء میں خاکسار نے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے حضور انورؒ کی خدمت میں درخواست ارسال کی۔ جس پر آپؒ نے باوجود اس کے کہ داخلہ کا وقت گزر چکا تھا اور جامعہ احمدیہ کی تدریس شروع ہوئے بھی ایک ماہ سے زائد عرصہ ہو چکا تھا ازراہ شفقت خاکسار کے جامعہ احمدیہ میں داخلے کا انتظامیہ کو ارشاد فرمایا۔ اس طرح آپؒ کی اس شفقت نے میری زندگی کا رخ بدل دیا۔ فجزاہ اللّٰہ احسن الجزا۔

چند ماہ بعد خاکسار جامعہ احمدیہ کی پہلی کلاس ممہدہ کے ساتھ ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ اس میں حضور انورؒ نے محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب (پرنسپل) سے فرمایا کہ جس تیزی سے جماعت کی ضرورتیں بڑھ رہی ہیں ہم جامعہ احمدیہ میں سات سال تک ایک مربی سلسلہ کے لئے انتظار نہیں کر سکتے۔ اس لئے عام ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ایک شارٹ کورس شروع کریں۔ اور پھر اس کے بعد جن کو زیادہ پڑھانا ہو تو مزید پڑھا لیں۔ اس طرح اس میٹنگ میں جامعہ احمدیہ کے ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ اور ایک چار سالہ شارٹ کورس کا آغاز ’’مبشر‘‘ کے نام سے کر دیا گیا۔

خاکسار کی زندگی کے سنہری ایام ربوہ کی مقدس بستی میں جامعہ احمدیہ کی تعلیم کے حصول میں گزر رہے تھے۔ ان ایام کی ایک نہ بھولنے والی یاد وہ نمازیں ہیں جو حضورؒ کی امامت میں ادا کی گئیں۔ جب 26 اپریل 1984ء کو بدنام زمانہ امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا۔ تو خاکسار کی ڈیوٹی جس گروپ کے ساتھ لگی اُسے احاطہ خاص میں متعین کیا گیا۔ حضور انورؒ 28 اپریل کو شام کے قریب حضرت مہر آپا کی کوٹھی کے قریب والے گیٹ سے کار کے ذریعہ احاطہ خاص میں تشریف لائے۔ خاکسار اس وقت اس گیٹ پر ڈیوٹی دے رہا تھا۔ حضور انورؒ نے گاڑی کے اندر سے ہاتھ ہلا کر شفقت کا اظہار کیا۔ حضور انورؒ کا وہ رخ انور اور ہاتھ ہلانا ابھی تک میرے ذہن میں نقش ہے۔ اسی طرح حضور انورؒ نے ربوہ کی سرزمین پر جو آخری جمعہ ادا کیا۔ اس کا منظر بھی شاید میں کبھی نہ بھلا سکوں۔

1997ء میں مسجد نور میں فیملی ملاقات کے وقت حضورؒ نے فرمایا: آپ کی دونوں بیٹیاں ہی ہیں، اچھا اب اللہ تعالیٰ بیٹا عطا فرمائے گا۔ خدا تعالیٰ نے آپؒ کے الفاظ کے عین مطابق اگلے سال اپنے فضل سے لڑکا عطا فرمایا جس کا نام حضور انورؒ نے انتصار احمد تنویر رکھا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

❁ ❁ ❁

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒ نمبر‘‘ میں مکرم زبیر خلیل خان صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ جرمنی بیان کرتے ہیں کہ حضور انورؒ نومبائعین کو عام نظر سے نہیں دیکھتے تھے۔ بلکہ خلافت کے ساتھ جس کا تعلق قائم ہو گیا وہ اس وجود کا حصہ بن جاتا۔ آپؒ مختلف اقوام کے نومبائعین کے ساتھ بہت ہی محبت اور شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔ نومبائعین بھی حضور پر جان نچھاور کرنے کو تیار رہتے تھے۔ حضورؒ نے اپنے خطبے کے دوران جرمن قوم میں تبلیغ کے لئے یہ مثال بھی دی کہ اگر لیور کو ایک خاص جگہ پر رکھ کر کوئی وزن اٹھایا جائے تو آسانی سے اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور انشاءاللہ تعالیٰ اگر جرمن قوم کے دل اللہ اسلام احمدیت کے لئے فتح کر دے تو پھر جرمن قوم ایک ایسی قوم ہے جو کہ پھر لیور کا کردار ادا کرے گی۔

دعا اور ہومیوپیتھک دوا کے ذریعہ آپؒ کے علاج کا نومبائعین میں بہت شہرت اور چرچا تھا۔ بعض ایسے ایسے مریض آپ کی دعا اور دوا سے صحت یاب ہو گئے تھے جن کو ہر طرف سے جواب دیدیا گیا تھا۔ اس طرح بعض گھرانوں میں کئی سالوں کے بعد اولاد کی نعمت ملی تھی۔ اس لئے یہ لوگ آپ سے بہت ہی محبت اور عقیدت رکھتے تھے۔

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒ نمبر‘‘ میں محترم حاجی غلام محی الدین صادق صاحب مرحوم کا کلام شائع ہوا ہے۔ اِس نظم سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

اُبھرا افق سے اِک نیا خورشید دیکھنا
کھلنے لگے ہیں نئے روزنِ امید دیکھنا
بعث مسیح پاک کی اب دوسری صدی
آتی ہے لے کے نصرت و تائید دیکھنا
کچھ قید دلبراں ہے اور کچھ خونِ کشتگاں
صد سالہ جشن کی ذرا تمہید دیکھنا
لازم ہے جشن جوبلی کا دل سے احترام
ہر دم رہے زباں پر تحمید دیکھنا
رکھنا ہے فوق دین کو دنیا پہ دوستو
ہوتی رہے اس عہد کی تجدید دیکھنا

حضورؒ سے خاکسار کا تعارف پشاور میں 60 کی دہائی میں ہوا۔ جب خاکسار ابھی طفل تھا اور اپنی خالہ کے ہاں مہمان گیا ہوا تھا۔ وہاں مقابلہ جات میں خاکسار نے حضورؒ سے انعام حاصل کیا تو آپؒ نے پوچھا کہ کیا تم حافظ صاحب کے بیٹے تو نہیں؟ خاکسار کے مثبت جواب پر ماتھا چوما اور انعام دیا۔ خاکسار کے والد مرحوم حافظ عطاء الحق صاحب قادیان میں آپؒ کی کلاس کے مانیٹر تھے۔ چونکہ پڑھائی میں خاصے ہوشیار تھے اس لئے کبھی کبھار آپؒ کو بھی سبق یاد کرانے چلے جایا کرتے تھے۔

ہم کبھی کبھار ربوہ جاتے تو آپؒ سے ملاقات ہو جاتی۔ 1970ء کے انتخابات کے موقع پر بھی ملاقات رہی۔ آپ جب خلیفۃ المسیح منتخب ہونے کے بعد اپنے بیرونی ممالک کے دورہ سے واپس پاکستان آئے تو خاکسار اس وقت فوج میں کیپٹن تھا۔ ایک اہم معاملے میں جماعت کی مدد کرنے پر خاکسار کو بطور سزا دو سال کیلئے Hard area میں بھجوا دیا گیا تو آپؒ نے تسلی والا خط تحریر فرمایا۔

جب تک خاکسار شعبہ تبلیغ جرمنی سے وابستہ رہا آپ کے ساتھ ایک خاص تعلق رہا۔ ایک دفعہ محترمی امیر صاحب خصوصی طور پر خاکسار کو حضور انورؒ سے ملوانے لے گئے۔ اور خاکسار کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی۔ مسکرا کر فرمانے لگے: مجھے سارا علم ہے اور میں اسے اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں۔ حضور انورؒ ان دنوں شعبہ تبلیغ کے کاموں سے اتنے خوش تھے کہ ایک مرتبہ انٹرنیشنل شوریٰ میں خاکسار کا نام جب کسی کمیٹی کے لئے پیش کیا گیا تو فرمانے لگے کہ ہاں انہوں نے جرمنی میں تبلیغ کا کام بڑے ہی عمدہ رنگ میں منظّم کر رکھا ہے۔ عجیب وغریب محبت اور شفقت تھی جو آپ اپنے غلاموں سے کیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ جلسہ سالانہ انگلستان کے موقع پر رات کے وقت ایک دوست اونچی آواز میں خاکسار کا نام پکار رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ حضور انورؒ نے آم بھجوائے ہیں۔ جہاں ایسا سلوک ہو وہاں انسان محسوس ہی کر سکتا ہے بیان تو نہیں کر سکتا۔

❁ ❁ ❁

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒ نمبر‘‘ میں مکرم ظفر احمد ناگی صاحب ریجنل قائد بیان کرتے ہیں کہ ایک پہلو جس کو خاکسار نے جرمنی آنے کے بعد حضورؒ کی ذات میں بڑی شدت کے ساتھ محسوس کیا وہ یہ کہ آپؒ پاکستان سے نئے آنے والوں کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔ 1996ء میں خدام نیشنل اجتماع کے موقع پر مجلس عرفان کے دوران ایک خادم نے سوال کرنے کے بعد ذکر کیا کہ حضور میں پاکستان سے نیا نیا آیا ہوں اور ابھی تک حضور سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں ہو سکا ہے تو حضورؒ نے اس خادم کو فوراً اپنے پاس اسٹیج کے اوپر بلا کر شرف مصافحہ بخشا۔

اسی طرح خاکسار جب جرمنی میں آیا تو اس وقت ملاقات کے لئے صدر جماعت کے ذریعے ملاقات کی درخواست دینے کا نظام قائم ہو چکا تھا۔ خاکسار کی درخواست پر اجتماع کے دنوں میں ملاقات کے لئے وقت بھی مل گیا۔ حضورؒ سے خاکسار کی یہ پہلی بالمشافہ ملاقات تھی جس میں میرے ساتھ ایک البانین دوست اور ایک پاکستانی دوست بھی تھے۔ ملاقات کیا تھی ایک خواب تھا جو کہ ایسے ہی لگا جیسے ایک لمحہ بھر میں ہی گزر بھی گیا ہو۔ حضورؒ نے زیادہ باتیں البانین دوست سے ہی کیں اور کافی دیر باتیں کرتے رہے۔ باتوں کے بعد حضورؒ نے ہم سے پوچھا کہ شادی شدہ ہیں کہ نہیں؟ البانین دوست شادی شدہ تھے ان کو پین ملا اور ہمیں چاکلیٹیں۔ لیکن میں نے عرض کی کہ حضور اگر میری شادی نہیں ہوئی تو اس میں میرا کیا قصور ہے میں نے تو آپ سے پین بھی لینا ہے۔ تو حضورؒ نے پھر ازراہ شفقت پین بھی عطا فرمایا۔ پھر جب تصاویر کھنچوانے کا موقع آیا تو میری درخواست پر دو تصاویر اُتروائیں۔

اسی طرح معائنے کے دوران خاکسار لنگر خانہ میں تھا۔ جب حضورؒ وہاں تشریف لائے تو کسی نے عرض کیا کہ یہ دوست پاکستان سے نئے آئے ہیں تو حضورؒ نے بڑی محبت سے خاکسار کے گالوں پر تھپکی دی اور مصافحہ کا شرف بھی بخشا۔ اُس وقت جب حضورؒ کو ایک دیگ میں سے آلو کا سالن نکال کر پیش کیا گیا تو آپؒ نے فرمایا کہ آلو کو فوراً منہ میں نہیں ڈال لینا چاہئے کیونکہ یہ اگر اوپر سے بظاہر ٹھنڈا بھی ہو تو اندر سے بہت گرم ہوتا ہے اور منہ جلا دیتا ہے۔

خاکسار کے ہاتھ کے جوڑ میں بہت درد ہوا کرتا تھا۔ ایک ملاقات کے دوران والدہ نے حضرت صاحبؒ سے اِس تکلیف کا ذکر کیا تو حضورؒ نے میرا ہاتھ جوڑ سے پکڑا اور دعا کی۔ اُس وقت کے بعد سے مجھے ہاتھ کے جوڑ میں پھر کبھی درد محسوس نہیں ہوا۔

❁ ❁ ❁

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒ نمبر‘‘ میں مکرم عبدالشکور اسلم صاحب اپنی یادوں کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں کہ 1980ء میں جب میری عمر تقریباً 20 سال ہوگی، حضورؒ اس وقت Syngenic Corporation کے ڈائریکٹر تھے اور اس سلسلے میں کراچی آتے رہتے تھے۔ میرے والد عبدالغفور منوری صاحب اس کے منیجر تھے۔ اور انہوں نے میری ڈیوٹی لگائی ہوئی تھی کہ جب بھی میاں صاحب آئیں تو میں اُن کے ساتھ رہوں۔ چنانچہ جب بھی حضورؒ کراچی تشریف لاتے تو مجھے خدمت کا موقع مل جاتا۔ ایک دفعہ حضورؒ نے کراچی آنے سے قبل کچھ ہومیوپیتھی ادویات خریدنے کے لئے فون کیا۔ کیونکہ والد صاحب موجود نہ تھے اس لئے میں نے فون سنا۔ حضورؒ نے ادویات کے نام لکھوانے شروع کئے۔ میری تعلیم چونکہ اتنی نہ تھی اس لئے میں نے اردو میں وہ نام لکھنے شروع کر دیئے۔ شروع میں تو میں سمجھا کہ دو یا تین ادویات ہونگی۔ مگر وہ تقریباً پچیس چھبیس کے لگ بھگ تھیں۔ جب حضورؒ سارے نام لکھوا چکے تو بڑی شفقت سے پوچھا کہ آپ نے ادویات کے spelling ٹھیک طرح سے لکھے ہیں نا؟ میں نے عرض کی کہ میں نے تو

رسالہ ’’نورالدین‘‘ جرمنی کے ’’سیدنا طاہرؒ نمبر‘‘ میں شامل اشاعت مکرم مقصودالحق صاحب کی ایک نظم سے انتخاب پیش ہے:

وہ شخص کہ ہم سے کیا بچھڑا
اک عہد کا سورج ڈوب گیا
وہ شخص ہمارا جیون تھا
وہ شخص دلوں کی دھڑکن تھا
دھڑکن جو رُکی تو رُک کے چلی
اک روپ نئے میں ایسے ڈھلی
کہ دیکھ کے دل مسرور ہوا
جب نُور پہ وارد نُور ہوا

اردو میں لکھے ہیں۔ حضورؒ اس پر بجائے غصہ ہونے کے نہایت پیار اور تحمل سے گویا ہوئے کہ کوئی بات نہیں میں آپ کو Spelling لکھواتا ہوں۔ اور شروع سے آخر تک تمام ادویات کے نام کے Spelling بھی حضورؒ نے لکھوائے۔ میرا شرم سے برا حال تھا مگر پیارے آقا کی زبان سے ایک بھی لفظ ایسا نہ نکلا جس سے ناراضگی کا شبہ بھی ہوتا ہو۔ دیکھنے کو تو عام سا واقعہ ہے مگر فی ذاتہٖ ایک اعلیٰ خلق کا مظاہرہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے کنری (سندھ) میں جماعتی کپاس کی ایک فیکٹری لگوائی تھی۔ حضورؒ اس فیکٹری کے ڈائریکٹر تھے۔ آپؒ جب بھی کنری تشریف لے جاتے تو پھل وغیرہ ساتھ لے جاتے جنہیں خریدنے کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد تھی۔ حضورؒ کو شریفے بہت پسند تھے۔ ایک دفعہ اتفاق سے شریفوں کا موسم نہیں تھا۔ اسلئے باوجود بہت ڈھونڈنے کے اچھے شریفے نہ مل سکے۔ چنانچہ میں باقی پھل لے آیا اور حضورؒ کے پوچھنے پر شریفے نہ لانے کی وجہ بیان کہ ابھی پکے نہیں۔ آپؒ نے فرمایا کہ جیسے بھی ہوں لے آؤ۔ چنانچہ میں دوبارہ مارکیٹ گیا اور کافی دیر تلاش کے بعد کچھ شریفے جن کی تعداد چالیس کے قریب تھی لے آیا۔ اگلے دن حضورؒ کراچی سے کنری تشریف لے گئے اور قریباً پچیس دن کے قیام کے بعد جب واپس آئے تو خاکسار سے گویا ہوئے کہ شکور میں تمہارے لئے ایک تحفہ لایا ہوں۔ حضورؒ کا یہ معمول تھا کہ جب بھی کنری سے واپس آتے تو آم یا پپیتے وغیرہ لے آتے اور ہمیں دے دیتے۔ مگر جب حضورؒ نے وہ جانا پہچانا سا لفافہ میرے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ میں نے ان شریفوں کو آٹے میں بھی رکھا مگر یہ ابھی تک سخت ہیں۔ یہ لے جاؤ اور جس سے لئے ہیں اس کو دکھاؤ۔ میری بچپن سے ہی یہ عادت تھی کہ خریدی ہوئی چیز واپس کرنے کبھی نہ جاتا تھا۔ چنانچہ مجھے آج تک افسوس ہے کہ میں نے بغیر سوچے سمجھے عادتاً حضورؒ سے کہہ دیا کہ میاں صاحب میں ہرگز واپس کرنے نہ جاؤں گا، میں نے تو پہلے ہی آپ سے کہا تھا مگر آپ نے خود ہی خریدنے پر مجبور کیا تھا۔ قربان جاؤں اس مالک پر کہ اپنے ادنیٰ غلام کی اس دلیری پر بھی ماتھے پر کوئی شکن نہ لائے۔ بلکہ کمال شفقت سے بولے کہ میں نے یہ تو نہیں کہا کہ یہ دکاندار کو واپس کر کے ان کے بدلے پیسے لے آؤ یا ان کے بدلے اور شریفے لے آؤ۔ میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ اسے اک بار دکھا دو تا کہ آئندہ جب بھی تم اس سے کچھ خریدو تو اس کے دل میں نرمی پیدا ہو اور تمہیں اچھی چیز دے۔

میں اور میرے والد صاحب مرحوم آفس میں ہی رہائش پذیر تھے اور آفس کے کچن میں ہی کھانا وغیرہ بنایا کرتے تھے۔ حضورؒ میرے والد صاحب سے خاص شفقت کا سلوک فرمایا کرتے تھے اور فیکٹری کے بعض کاموں کے لئے والد صاحب کو بالکل خود مختار کر دیا تھا جس سے آفس کا کچھ عملہ شاید ناخوش تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ فیکٹری کے ایک بالا افسر نے مجھے منع کر دیا کہ جس وقت وہ آفس میں ہوں تو کسی قسم کا کھانا پکانا نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں حکم کی تعمیل کرتا۔ ایک دفعہ حضور انورؒ تشریف لائے تو میں حضورؒ کے لئے ہوٹل سے چائے لے آیا۔ حضورؒ نے بھانپ لیا اور فرمایا کہ آپ تو آفس میں ہی چائے وغیرہ بنایا کرتے تھے۔ پھر آج بازار کی چائے کیوں لے آئے۔ چنانچہ مجھے ساری حقیقت حضورؒ کو بتانا پڑی۔ حضورؒ نے بڑے پیار سے نہ صرف آفس میں کھانا پکانے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ یہ بھی تاکید فرمائی کہ بازار کا کھانا تو صحت کے لئے موزوں نہیں ہے، وہ تو صرف مجبوری کے تحت کھایا جا سکتا ہے۔ آپ آئندہ سے آفس کے کچن میں ہی کھانا پکایا کریں۔ آپ کو آئندہ کوئی منع نہیں کریگا۔

1982ء میں منصبِ خلافت پر فائز ہونے سے پہلے جب حضورؒ کراچی تشریف لائے تو میرے والد صاحب کی درخواست پر مجھے ایک فیکٹری میں کام دلوانے کے لئے فیکٹری کے مالک کے ساتھ فیکٹری تک چھوڑنے کے لئے گئے۔ آپؒ نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ میری فیکٹری کے مالک سے بات ہوئی ہے اور وہ شکور کو 600 روپے ماہانہ تنخواہ دیگا۔ مگر جب مہینہ کے آخر میں مجھے تنخواہ ملی تو وہ 400 روپے تھی۔ تقریباً دو ماہ بعد حضورؒ پھر کراچی تشریف لائے اور والد صاحب سے میرے کام اور تنخواہ کے بارے میں پوچھا۔ والد صاحب نے بتایا کہ 400 روپے ماہانہ تنخواہ مل رہی ہے۔ بعد میں حضورؒ نے مجھے فون کر کے بلایا۔ اُس وقت حضورؒ اس فیکٹری کے مالک کے گھر پر ہی تشریف فرما تھے۔ حضورؒ نے ان سے نہایت سختی سے پوچھا اور انکی سرزنش کی کہ جب آپ نے مجھ سے 600 روپے ماہانہ کی بات ہوئی تھی تو بچے کو 400 کیوں دیے۔ اگر آپ کے پاس پیسے کم تھے تو مجھ سے مانگ کر دے دیتے۔ کم از کم میری عزت کا خیال کرتے۔ حضورؒ اس قدر غصے میں تھے کہ میں نے اس سے پہلے حضورؒ کو اتنے غصہ کی حالت میں نہیں دیکھا۔ دوسری طرف میں شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا کہ حضورؒ ایک ادنیٰ سے خادم کی خاطر اپنے دوست سے اسقدر ناراضگی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے عرض بھی کی کہ میاں صاحب رہنے دیں آپ خفا نہ ہوں ہو سکتا ہے کہ انہیں غلطی لگ گئی ہو۔ مگر حضورؒ کا غصہ کم نہیں ہوا اور اسی وقت حضورؒ اپنا سامان لیکر انکے گھر سے تشریف لے گئے۔

ایک دفعہ جب حضرت میاں صاحب کراچی میں مبارک احمد صاحب کھوکھر کے گھر تشریف فرما تھے تو کسی کام کے لئے مجھے فون کر کے بلایا اور فرمایا کہ فوراً چلے آئیں۔ اس وقت مَیں فیکٹری میں کام کر رہا تھا اور دوپہر کا ایک بج رہا تھا۔ یہ دوپہر کے کھانے کا وقت تھا مگر میں حضورؒ کے حکم پر کھانا کھائے بغیر ہی چلا آیا۔ جب میں پہنچا تو حضورؒ دوسری منزل پر لے گئے اور آپؒ نے دریافت فرمایا کہ آپ نے کھانا تو نہیں کھایا ہوگا۔ میں نے عرض کی کہ نہیں۔ حضورؒ نے فرمایا آپ بیٹھیں میں آپ کے لئے کھانا لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ حضورؒ نیچے تشریف لے گئے اور کچھ دیر بعد کھانے کی ٹرے پکڑے واپس سیڑھیاں چڑھ کر واپس آئے۔ میں نے جلدی سے حضورؒ کے ہاتھ سے ٹرے پکڑ لی تو حضورؒ خود ایک چھوٹی میز اٹھا کر قریب لے آئے اور مجھ سے فرمایا کہ کھانا یہاں پر رکھیں اور کھانا شروع کریں۔ حضورؒ میرے سامنے کرسی پر بیٹھ گئے۔ میں نے کھانے کے لئے نوالہ توڑا اور کھانا شروع کیا مگر کھایا نہ جائے۔ حضورؒ نے میری اس کیفیت کو بھانپتے ہوئے فرمایا کہ میں نیچے جا رہا ہوں آپ اس وقت تک کھانا کھائیں۔ مگر میٹھا ہم اکٹھے ہی کھائیں گے۔ چنانچہ یہ کہہ کر میاں صاحب نیچے چلے گئے اور اس دوران میں نے جلدی جلدی کھانا ختم کر لیا۔ تھوڑی دیر حضورؒ دوبارہ تشریف لے آئے اور اب کی بار آپؒ کے ہاتھ میں کھیر کی پیالیاں تھیں۔ اور حضورؒ نے میرے ساتھ بیٹھ کر کھیر کھائی۔ اس کے بعد حضورؒ خود چائے بھی لے آئے اور ہم نے چائے پی۔

خلافت کے بعد ایک دفعہ حضورؒ کراچی تشریف لائے اور گیسٹ ہاؤس میں مجلس عرفان کے بعد سب کو مصافحہ کا شرف بخشا۔ جب میرے والد صاحب سے مصافحہ فرمایا تو فرمایا کہ آپ ادھر کھڑے ہو جائیں کیونکہ مجھے آپ کو ایک تحفہ دینا ہے۔ حضورؒ نے دوبارہ مصافحہ کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مگر تھوڑی ہی دیر گزرنے کے بعد حضورؒ مصافحہ کو روک کر اپنے کمرہ میں چلے گئے اور اپنی کلائی کی گھڑی لاکر والد صاحب کو دی۔ دراصل حضورؒ خود تو مصافحہ کیلئے گھنٹوں کھڑے رہتے مگر آپؒ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ میرے بوڑھے والد صاحب کو انتظار میں کھڑا کیا جائے۔

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں مکرم راشد ارشد خان صاحب ناظم اعلیٰ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی بیان کرتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کو پہلی مرتبہ قریب سے دیکھنے کا موقع صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں حفاظت اسٹیج کی ڈیوٹی کے دوران ملا۔ خاکسار 1993ء میں جرمنی آ گیا اور یہاں حفاظت خاص، حفاظت اسٹیج اور اسی طرح دوسری جگہوں پر بھی آپؒ کے ساتھ ڈیوٹی کرنے کا موقع ملا۔ شادی کے بعد جب خاکسار کی فیملی ملاقات ہوئی۔ چونکہ یہ ملاقات اجتماع کے دوران ہی ہوئی تھی تو میرا ڈیوٹی بیج لگا ہوا تھا۔ اسے دیکھ کر حضورؒ نہ صرف یہ کہ خود بہت خوش ہوئے کہ یہ شخص جماعتی خدمت کرتا ہے بلکہ پرائیویٹ سیکریٹری صاحب کو بھی بتایا اور اس طرح خاکسار کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی۔

جب ناظم اعلیٰ اجتماع کی ذمہ داری خاکسار کے سپرد کی گئی تو خاکسار نے حضورؒ کو دعا کے لئے خط لکھا کہ حضور دعا کریں کہ جو جو مسائل آئیں وہ ساتھ ساتھ حل بھی ہوتے جائیں۔ اس پر حضورؒ کا جو جواب آیا اس میں یہ لکھا تھا کہ اللہ تعالی ہمیشہ راہنمائی کرے اور اگر واقعتاً کوئی مسئلہ ہو تو فوراً صدر مجلس سے یا امیر ملک سے راہنمائی لے لیں۔ اس جواب میں بہت بڑی حکمت پوشیدہ ہے۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض کام کرنے والے بعض چھوٹی چھوٹی چیزیں بھی بجائے اپنے سے اعلیٰ عہدیدار کو بتانے کے براہ راست حضور اقدس کو لکھ دیتے ہیں۔ تو حضورؒ نے بطور لائحہ عمل خاکسار کو یہ نصیحت فرمائی۔ نیز خاکسار نے محسوس کیا کہ بعض ایسے مسائل جن کا بظاہر کوئی حل سجھائی نہیں دے رہا ہوتا۔ بجائے اس کے کہ ان پر خود دیر تک مغز ماری کی جائے اگر ان کو اپنے سے بڑے عہدیدار کے سامنے رکھا جائے تو چونکہ ان کا زاویہ نگاہ بالکل اَور ہوتا ہے اور دماغ بھی زیادہ روشن ہوتا ہے تو ضرور کوئی نہ کوئی حل نکل آتا ہے۔

ایک بار حضور اقدسؒ اپنی رہائش گاہ سے نکل کر کبڈی کی گراؤنڈ کی طرف جا رہے تھے کہ اچانک حضورؒ نے پاکستان اور انڈیا کے درمیان جاری کرکٹ کے میچ کا اسکور دریافت فرمایا۔ ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا کہ حضور اقدسؒ اس میچ پر نظر رکھے ہوئے ہیں۔ بعد ازاں ہم اِس میچ کی بھی ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہے۔ حضورؒ کا کھیل کے دوران کھلاڑیوں سے محبت کا جو انداز تھا، وہ کھلاڑی جنہوں نے حضور انورؒ کے سامنے میچز کھیلے ہیں ان کو ہمیشہ یاد رہے گا کہ کس طرح حضورؒ کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ حضورؒ کو کبڈی کا بہت شوق تھا۔ آپؒ کو افضل اور سٹڑ گارڈ کے نعیم احمد خالد صاحب کا کھیل بہت پسند تھا۔ جب کبڈی کی گراؤنڈ میں جا پھی کسی کبڈر کو ایسے پکڑ لیتا تھا کہ اسے چوٹ لگنے کا خدشہ ہوتا تھا تو حضورؒ کرسی پر بیٹھے ہوئے بے چین ہو جاتے تھے۔ حضورؒ کی یہی خواہش ہوتی تھی کہ جس طرح گھر میں والدین بچوں کو کھیلتا دیکھتے ہیں لیکن وہ کبھی یہ نہیں چاہتے کہ کسی کو کہیں چوٹ لگ جائے۔

کینیڈا کی کبڈی کی ٹیم 1999ء میں آئی ہے۔ انہوں نے خاص حضور اقدسؒ سے اجازت لی تھی اور خوب تیاری کر کے کھیلنے کے لئے آئے تھے۔ جرمنی کی ٹیم بھی اچھی تھی اور برابر کی ٹیمیں تھیں۔ ہماری خواہش یہی تھی کہ جرمنی کی ٹیم جیتے۔ لیکن حضور اقدسؒ کی یہ خواہش تھی کہ یہ میچ کینیڈا کی ٹیم لے جائے۔ آخر میں کینیڈا کی ٹیم جیت گئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ حضور اقدس کی دعاؤں سے جیتے۔

ایک بار حضورؒ کبڈی کی گراؤنڈ میں جاتے ہوئے راستہ میں فٹ بال دیکھنے کے لئے رُک گئے۔ کرسیاں تھوڑی دور تھیں۔ حضورؒ وہاں نہیں گئے۔ ہم نے درخواست کی کہ حضورؒ یہیں کرسیاں منگوا لیتے ہیں تو حضورؒ نے بڑے ہی پیارے انداز میں فرمایا کہ خیر ہے ہم کھڑے ہو کر ہی فٹ بال کا میچ دیکھ لیں گے۔ اس طرح حضورؒ نے وہاں پر کھڑے ہو کر ہی فٹ بال کا میچ دیکھا۔

ایک دفعہ اجتماع کے موقع پر بہت زیادہ بارش ہوئی۔ اس وقت تقریباً ناممکن لگ رہا تھا کہ فائنل میچز ہوں گے۔ لیکن حضورؒ کی دعا سے یہ معجزہ بھی ہم نے دیکھا کہ نہ صرف یہ کہ بارش فوراً ختم ہوگئی بلکہ پانی بھی جیسے زمین میں ہی غائب ہو گیا۔ اور فائنل میچز بہت اچھے طریقے سے ہوئے۔

جب حضور اقدس کی جرمنی میں آمد ہوتی تھی تو اجتماع کی حاضری بھی معمول سے بہت زیادہ ہوتی تھی۔ لیکن ایسے ہی لگتا تھا کہ تمام انتظامات ایک خودکار طریقے سے خود بخود انجام پذیر ہو رہے ہیں اور چل رہے ہیں۔ لیکن جن اجتماعات میں حضور اقدسؒ تشریف نہیں لاتے تھے تو بسا اوقات بہت زیادہ محنت اور وقت صرف ہو جاتا تھا۔ حضور اقدسؒ سالہا سال ہمارے اجتماعات میں تشریف لاتے رہے اور بڑے خوبصورت طریقے سے رہنمائی بھی فرماتے رہے۔

حضور اقدسؒ نے مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے لئے کافی دفعہ ''جن'' کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔ جو کام کرنے والے ہیں ان کو بھی اس چیز کا پتہ ہے کہ وہ کس قدر محنت کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود کمیاں رہ جاتی ہیں۔ اور اِن کمیوں کو خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل سے پورا کرتا چلا جاتا ہے۔

رسالہ ''نورالدین'' جرمنی کے ''سیدنا طاہرؒ نمبر'' میں محترم حاجی غلام محی الدین صادق صاحب مرحوم کا کلام شائع ہوا ہے۔ اِس نظم سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

کرّ و بیاں ہیں سینہ سِپر آپ کے لئے
لکھ دی گئی ہے فتح و ظفر آپ کے لئے
سرکار دو جہاں کی غلامی کے فیض سے
کھلتے ہیں آسمان کے دَر آپ کے لئے
چھوڑا جو ایک گھر تو خدائے جہان نے
سارا جہاں بنا دیا گھر آپ کے لئے
تاریکیاں ہیں دشمنِ حق کا نصیب آج
پھیلا ہوا ہے نورِ سحر آپ کے لئے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
10th July 2009 – 16th July 2009

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 10th July 2009

00:05 MTA World News, Tilawat & MTA News
01:10 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 5th November 1994.
02:10 Al Maaidah: a culinary programme.
02:35 Dars-e-Malfoozat
02:55 MTA World News
03:15 Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 274, recorded on 6th October 1998.
04:10 Jalsa Seerat-un-Nabi
05:25 Huzoor's Tours: a programme documenting Hadhrat Khalifatul Masih V visit to Dar-ul-Barakat, Birmingham.
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqf-e-Nau (Atfal) with Huzoor recorded on 28th December 2008.
08:05 Le Francais C'est Facile
08:30 Siraiki Service: a discussion programme on the life and character of the Holy Prophet (saw).
09:15 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to various allegations made against the Jamaat. Recorded on 17th March 1994.
09:50 Indonesian Service
10:45 Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00 Live Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from Baitul Futuh.
13:10 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:10 Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:15 Seerat Sahaba Rasool (saw)
16:05 Friday Sermon: Recorded on 10th July 2009 [R]
17:20 Inauguration of Baitul Futuh
17:30 Le Francais C'est Facile
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:10 Friday Sermon [R]
22:25 Food For Thought
23:00 Reply to Allegations [R]

Saturday 11th July 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
01:25 Le Francais C'est Facile [R]
01:50 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th November 1994.
03:00 MTA World News
03:15 Friday Sermon: Recorded on 10th July 2009
04:25 Food For Thought [R]
04:55 Rah-e-Huda: an interactive talk show about the beliefs of the Ahmadiyya Muslim Community.
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 24th May 1997 in Germany. Part 1.
08:05 Ashab-e-Ahmad
08:40 Friday Sermon [R]
09:40 Indonesian Service
10:40 French Service
11:20 MTA Travel: A documentary on Brisbane and its surroundings.
11:50 Tilawat & MTA Jamaat News
12:40 Bangla Shomprochar
13:40 Live Intikhab-e-Sukhan
14:40 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht: a meeting of Jamia students with Huzoor recorded on 8th February 2009.
15:55 Rah-e-Huda
16:55 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 MTA International News
21:00 Talaba Jamia kay Saath Aik Nasisht [R]
22:15 Rah-e-Huda [R]
23:15 Friday Sermon [R]

Sunday 12th July 2009

00:20 MTA World News
00:40 Tilawat & Dars-e-Hadith
01:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 25th November 1994.
02:30 Ashab-e-Ahmad
03:05 MTA World News
03:30 Friday Sermon Recorded on 3rd July 2009.
04:30 Real Talk, Real Stories, Real Issues
05:30 MTATravel: A documentary on Brisbane and its surroundings.
06:05 Tilawat
06:20 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor, recorded on 14th March 2009.
07:30 Real Talk, Real Stories, Real Issues
08:15 Food For Thought
08:55 Huzoor's Tours: A programme documenting Huzoor's visit to Nigeria, West Africa.
09:55 Indonesian Service
11:00 Spanish Service: Spanish translation of Friday Sermon, recorded on 9th February 2007.
12:00 Tilawat
12:15 Learning Arabic
12:50 Bengali Reply to Allegations
13:50 Friday Sermon: Recorded on 10th July 2009. [R]
14:55 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
16:00 Food For Thought
16:30 Real Talk, Real Stories, Real Issues
17:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 2.
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:40 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
21:50 Friday Sermon [R]
23:00 Huzoor's Tours [R]

Monday 13th July 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & MTA News
01:00 Liqaa Ma'al Arab: Recorded on 2nd December 1994.
02:10 Friday Sermon: recorded on 10th July 2009.
03:15 MTA World News
03:40 Food For Thought [R]
04:15 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 25th March 1996. Part 2.
04:55 Learning Arabic
05:30 Seerat-un-Nabi
06:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor, recorded on 24th January 2009.
08:20 Le Francais C'est Facile: Lesson no. 46.
09:00 French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 16th February 1998.
10:05 Friday Sermon: with Huzoor. Recorded on 22nd May 2009.
10:55 Khilafat Jubilee Moshaairah
12:00 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: Recorded on 18th July 2008.
15:20 Medical Matters
15:50 Friday Sermon: Recorded on 10th July 2009.
17:00 German Service
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 6th December 1994.
20:30 Turkish Service
21:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:10 Friday Sermon: Recorded on 18th July 2008.
23:25 Medical Matters [R]

Tuesday 14th July 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Liqaa Ma'al Arab
02:05 MTA World News
02:20 Friday Sermon: Recorded on 18th July 2008.
03:30 French Service with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 16th February 1998.
04:35 Medical Matters
05:05 Khilafat Jubilee Moshaairah
06:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 4th January 2009.
08:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 31st March 1996. Part 1.
09:00 Peace Conference: A conference held in the Imperial College.
10:00 Indonesian Service
11:05 Friday Sermon: Recorded on 15th August 2008.
12:00 Tilawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:05 Khuddam UK Ijtema 2003: An Address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 29th June 2003.
14:35 Vancouver: A visit to the Lookout Tower, Stanley Park and the Suspension Bridge in Vancouver, Canada.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class [R]
16:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking guests. Recorded on 14th January 1996. Part 1.
17:00 Peace Conference [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:40 Friday Sermon: Recorded on 10th July 2009.
20:45 MTA International News
21:15 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) Class R]
22:30 Khuddam UK Ijtema 2003 [R]
22:55 Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme

Wednesday 15th July 2009

00:00 MTA World News
00:20 Tilawat & MTA News
01:15 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 17th September 1994.
02:20 Vancouver: A visit to the Lookout Tower, Stanley Park and the Suspension Bridge in Vancouver, Canada.
02:45 MTA World News
03:00 Learning Arabic: Lesson no. 20.
03:45 Question and Answer Session Recorded on 14th January 1996. Part 1.
04:35 Peace Conference
05:30 Khuddam UK Ijtema 2003 [R]
06:05 Tilawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau with Huzoor recorded on 17th January 2009.
08:00 Inauguration: The inaugural ceremony of Lajna Hall in Islamabad, Pakistan.
08:55 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th January 1996. Part 1.
09:50 Indonesian Service
10:45 Swahili Service
11:45 Tilawat & MTA News
12:30 Bangla Shomprochar
13:30 Jalsa Salana Speeches: A speech delivered by Mubashar A. Ayaz. Recorded on 31st July 2004 at Jalsa Salana UK.
14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 13th June 1986.
15:00 Inauguration [R]
16:00 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
17:00 Question and Answer Session [R]
18:00 MTA World News & Dars-e-Hadith
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 13th December 1994.
20:35 MTA International News
21:05 Bustan-e-Waqf-e-Nau [R]
22:10 Jalsa Salana Speeches [R]
23:00 From the Archives [R]

Thursday 16th July 2009

00:00 MTA World News
00:15 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45 Inauguration [R]
01:35 Lirqaa Ma'al Arab [R]
02:40 MTA World News
02:55 From the Archives [R]
04:00 Around Brisbane
04:25 Inauguration [R]
05:25 Jalsa Salana Speeches [R]
06:05 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:50 Ilmi Khutabaat: a Friday sermon delivered on 24th December 1976 by Hadhrat Mirza Nasir Ahmad, Khalifatul Masih III (ra).
07:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor, recorded on 25th January 2009.
08:30 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 1st July 1995.
09:45 Real Talk: a talk show discussing social issues affecting today's youth.
10:30 Indonesian Service
11:30 Pushto Service
12:20 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
13:10 Friday Sermon recorded on 3rd July 2009.
14:15 Tarjamatul Quran Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 273, recorded on 7th October 1998.
15:20 Huzoor's Tours: a programme documenting Huzoor's visit to Scandinavia in 2005.
16:45 Ilmi Khutabaat [R]
16:10 English Mulaqa'at [R]
18:00 MTA World News
18:10 Dars-e-Malfoozat
18:30 Arabic Service
20:35 Real Talk [R]
21:20 Tarjamatul Quran Class
22:15 Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
22:35 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT)

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 16 Friday 03 July , 2009 Issue No. 27

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

معرکہ ٔتوحید وتثلیث کا ایک تاریخ ساز ورق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک رفیق خاص حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مہر سنگھ رضی اللہ عنہ ،صاحب کشف و الہام بزرگ اور پُرجوش مبلغ اسلام کے قلم سے بھیرہ کے ایک نا قابل فراموش واقعہ کا بیان:

''یہ عاجز بھیرہ ضلع شاہ پور میں تعلیم پاتا تھا اور ہمارے استاد ایک عیسائی صاحب تھے۔ وہ اکثر لڑکوں کو کسی نہ کسی پیرایہ میں مذہبی تعلیم بھی دیتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے لڑکوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ مسلمان ہمیشہ تادم مرگ خدا سے یہی دعا مانگتے رہتے ہیں کہ یاالٰہی سلامتی ایمان اور خاتمہ بالخیر ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ انہیں کامل ایمان نصیب نہیں ہوتا اور اسی وجہ سے خاتمہ بالخیر کے بارہ میں انہیں دھڑکا لگا رہتا ہے۔ مگر ہم لوگوں کو ایسے خطرات بالکل نہیں ہوتے کیونکہ ہم تو کفارہ مسیح پر ایمان لے آتے ہیں اس لئے کوئی خدشہ اور خوف در بارہ خاتمہ بالخیر ہمارے دل میں نہیں رہتا۔

اس اعتراض کے جواب میں سب لڑکے لاجواب ہوگئے۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم ہی کوئی جواب دو کیونکہ حضرت مرزا صاحب کے مریدوں سے شیطان بھاگتا ہے۔ آخر کار خدا کے محض فضل سے میرے دل میں یہ جواب آیا کہ صاحب کیا آپ کو اپنے ایمان کے کامل ہونے کا یقین ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ مَیں نے کہا انجیل مصنفہ لوقا میں لکھا ہے کہ مسیح اپنے شاگردوں کو مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اگر تم میں ایک رتی کے برابر بھی ایمان ہو تو تم اگر اس توت کے درخت کو حکم دو کہ دریا میں چلا جاوے تو وہ تمہاری مانے گا اور انجیل مؤلفہ متی میں لکھا ہے کہ اگر تم میں رتی کے برابر ایمان ہوگا تو تمہارے اشارہ سے پہاڑ حرکت کریں گے اور زہر کے پیالے تم پی لو تو زہر تمہیں اثر نہ کرے گا۔ اور اگر سانپ تمہیں ڈسیں تو تمہیں کوئی گزند نہ پہنچے گا۔ پس جس صورت میں ایک ادنیٰ عیسائی کے ایماندار ہونے کی یہ علامتیں ہیں کہ وہ ایک رتی بھر ایمان کی برکت اور تاثیر سے ایسے معجزے کر سکے گا پھر آپ جیسے کامل ایماندار تو ضرور اس سامنے کے درخت کو اکھاڑ پھینک دیں گے یا کوئی اور قابل قدر کرامت دکھا کر ہمیں اپنے ایماندار ہونے کا ثبوت دیں گے۔

اس جواب پر وہ شرمندہ ہوگئے۔ آخر جب بار بار لڑکوں نے انہیں مجبور کیا کہ آپ ضرور جواب دیں تو انہوں نے نہایت دبی زبان سے کہا کہ ہم ایمان کے حصول کی کوشش کر رہے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ ابھی آپ یہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں کامل ایمان حاصل ہوگیا ہے اور کوئی شک وشبہ باقی نہیں رہا اب ایک رتی بھر ایمان کے لئے کوشش کرنے کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر سفید ریش ہونے تک بھی کوشش کرنے سے آپ کو رتّی بھر ایمان نصیب نہ ہوتو اب کہاں امید ہوسکتی ہے کہ کامل ایمان حاصل ہوجاوے۔ مَیں تو جانتا ہوں کہ پنجاب بھر میں کوئی رتی بھر ایمان والا عیسائی خواہ وہ سیاہ ہو یا سفید ہرگز نہ پایا جاوے گا۔ بعد میں انہوں نے کہا کہ اچھا اب جانے دو سبق پڑھو۔ مَیں نے کہا کہ اب سبق کا مزہ نہیں رہا کیونکہ ہمیں اور فکر دامنگیر ہورہا ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر کوئی ہم سے پوچھے گا کہ تم کس سے پڑھ کر آئے ہوتو ہمیں مجبوراً یہی جواب دینا ہوگا کہ ہم ایسے استاد سے پڑھے ہیں جو قریباً بے ایمان تھے۔ اس پر تمام لڑکے جو کلاس میں موجود تھے سب قہقہہ مار کر ہنس پڑے اور مَیں نے کہا صاحب جی! ہم لوگوں کے ایماندار ہونے کی علامت یہ ہے کہ پنج ارکان اسلام کا پابند ہونا اور شرک اور فسق و فجور سے بکلی متنفر اور کنارہ کش ہونا اور شفقت علی خلق اللہ و تعظیم لامراللہ کا مصداق ہونا چاہئے۔ سو ایسے اسلام میں ہزاروں ہیں اور وہ مزید ترقی اور شیطانی دستبرد سے محفوظ رہنے کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر آپ لوگوں میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں کہ رتی بھر ایمان رکھتا ہو گویا سارے بے ایمان ہیں''۔

(''مَیں مسلمان ہوگیا'' ۔حصہ اول صفحہ 38-39۔
مطبع انوار الاسلام قادیان ۔اشاعت نومبر 1905ء)

دورحاضر میں اتحاد امم اسلامیہ کے اصل بانی

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے انکشاف فرمایا کہ:

''جب مَیں یورپ گیا تو راستہ میں عربی ممالک میں اتحاد امم اسلامیہ کی سکیم مَیں نے بنائی جسے بعد میں شیخ یعقوب علی صاحب نے دوسرے سفر کے موقع پر اور پھیلایا۔ اور پھر ان کے لڑکے شیخ محمود احمد صاحب نے بلاد اسلامیہ کے سفر میں لوگوں میں اس کی اشاعت کی جس کے نتیجہ میں مؤتمر اسلامی کا اجلاس ہوا۔ پس عالم اسلامی کے اتحاد کا مَیں بڑے زور سے قائل ہوں مگر مَیں اس اتحاد کا قائل نہیں جو لڑائیوں اور فتنہ وفساد کے لئے ہو۔ **ہم اخلاق کو درست کر کے اتحاد رکھنے کے قائل ہیں''۔**

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/نومبر 1934ء مطبوعہ خطبات محمود جلد 15صفحہ 411)

اس ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ عمر بھر مسلمانان عالم کی وحدت وعروج کے لئے جو پُرسوز دعائیں درگاہ الٰہی میں کرتے رہے اس کا ایک نمونہ آپ کے درج ذیل اشعار میں ملاحظہ ہو۔

دانہ ٔ سبحہ پراگندہ ہیں چاروں جانب
ہاتھ پہ میرے انہیں آپ اکٹھا کر دیں
مَیں بھی اس سیّد بطحا کا غلامِ در ہوں
دم سے روشن مرے بھی وادیٔ بطحا کر دیں
میرے قدموں پہ کھڑے ہو کے تجھے دیکھیں لوگ
ربّ ابرام مجھے اس کا مُصلّی کر دیں

جماعت احمدیہ نائیجیریا(Nigeria) کے

59 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ:عبدالخالق نیّر۔ مبلغ انچارج نائیجیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کو اپنا 59واں جلسہ سالانہ مورخہ 10-11-12اپریل 2009ء کو بمقام حدیقہ احمد ابوجہ منعقد کرنے کی سعادت ملی۔ الحمدللہ علی ذلک۔

دو ہفتہ قبل اخباری نمائندوں کو ایک پریس کانفرنس میں اس کی اطلاع کی گئی اور انہیں جلسہ کی اغراض ومقاصد سے بھی آگاہ کیا گیا۔ اس پریس کانفرنس میں کل 15 اخباری اور الیکٹرونک میڈیا کے 21 نمائندوں نے شرکت کی ۔ اور اس پروگرام کے متعلق خبریں شائع اور نشر کیں۔

اسی طرح جلسہ سے قریباً دو ہفتہ قبل ملکی سطح پر باجماعت نماز تہجد کا اہتمام بھی کیا گیا اور مرکزی طور پر دو بیل صدقہ کے طور پر اور تین بکروں کی قربانی جلسہ گاہ میں دی گئی۔

جمعہ 10/اپریل کو صبح دس بجے تبلیغ وتربیت سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس کا عنوان ''عصر حاضر میں مؤثر تبلیغ اور تربیت نومبائعین'' تھا۔ اس سیمینار میں دو تقاریر ہوئیں اور کثیر تعداد میں احباب شریک ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے تین دنوں کے پروگراموں میں مکرم امیر صاحب نائیجیریا کے افتتاحی و اختتامی خطابات کے علاوہ تین تقاریر ہوئیں۔

جلسہ سالانہ نائیجیریا کے دوسرے دن جماعت نائیجیریا کے جنرل سیکرٹری نے حضور انور کا پیغام سنایا۔ جس کا ترجمہ دو مقامی زبانوں ہاؤسا اور یوروبا میں بھی سنایا گیا۔ اسی طرح دوسرے دن ہی نماز ظہر وعصر کے بعد نکاحوں کا اعلانات کئے گئے۔

جلسہ کے تمام پروگرام لجنہ اماء اللہ کی مارکی میں براہ راست دکھائے جاتے رہے۔ اس کے علاوہ لجنہ اماءاللہ کے اپنے پروگرام لجنہ کی مارکی میں ہی ہوئے۔

جلسہ سالانہ کے دوران نمائش اور بک سٹال بھی لگائے گئے جن سے احباب جماعت اور مہمانوں نے بھرپور استفادہ کیا۔

اس جلسہ میں 9 معزز مہمان شامل ہوئے جن میں ابوجہ کے پیراماؤنٹ چیف ڈاکٹر محمد موسیٰ، امیر آف بواری۔ امیر آف کرشی کے نمائندہ الحاجی عمرو ماڈا کی اور پاکستانی ہائی کمیشن کے ڈپٹی ہیڈ اور ہیڈ آف چانسری مکرم سید مسعود ظہیر عابدی صاحب شامل ہیں۔

اس جلسہ میں چار ممالک ریپبلک آف بینن ، ایکٹوریل گنی، چاڈ اور کیمرون کے وفود نے بھی شرکت کی۔ اس جلسہ کی کل حاضری 25,116 رہی۔ الحمدللہ۔

خداتعالیٰ کا تائیدی نشان

گزشتہ سال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر خلافت جوبلی جلسہ سالانہ نائیجیریا کے موقع پر موسم بہتر رہا۔ اور جلسہ سالانہ بخیروخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔ لیکن حضور انور کے اختتامی خطاب اور دعا کے بعد جیسے ہی احباب جلسہ گاہ سے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے اور جلسہ گاہ سے سامان سمیٹ لیا گیا تو شدید آندھی اور بارش ہوئی۔ اس موقع پر علاقہ کے مسلمانوں نے برملا کہنا شروع کر دیا کہ ان کے خلیفہ نے بارش کو روکا ہوا تھا۔

گزشتہ سال کی طرح امسال بھی خداتعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے دیکھنے کو ملے۔ امسال بھی جلسہ سالانہ سے قبل شدید آندھی آئی یہاں تک کہ جلسہ کی غرض سے لگائے گئے خیمے اڑ گئے۔ مگر پھر خداتعالیٰ نے اپنے فضل سے موسم کی اس سختی کو جلسہ کے دنوں میں بدل کر موسم کو معتدل کر دیا۔ اور جلسہ سالانہ کے تینوں دن موسم بہتر رہا۔ جوں ہی جماعت احمدیہ کا جلسہ اپنے اختتام کو پہنچا اور احباب جماعت اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے تو اس قدر شدید آندھی اور بارش آئی کہ ایسٹر کی غرض سے جلسہ کی شکل میں اکٹھے ہوئے عیسائیوں کے جلسہ گاہ کا ٹینٹ اور پول اکھڑ کر دور جا گرے اور اس کے نتیجہ میں کئی عیسائی احباب زخمی بھی ہوئے ۔ اس واقعہ کے بعد ایک بار پھر لوگوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ موسم کو اپنے قابو میں کر لیتی ہے کہ ان کے پروگرام میں اس قسم کی کوئی آفت نہیں آتی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

جلسہ سے قبل کئی اخبارات اور الیکٹرونک میڈیا نے جلسہ کے متعلق خبریں شائع اور نشر کیں اسی طرح ان اخبارات نے جلسہ سالانہ کے دوران اور بعد میں بھی جلسہ کی کامیابی کے متعلق خبریں شائع اور نشر کیں۔ جیسے نائیجیرین ٹیلی ویژن اتھارٹی (N.T.A)، فیڈرل ریڈیو کارپوریشن آف نائیجیریا (F.R.C.N) اور وائس آف نائیجیریا (V.O.N) نے اپنی شام کی نیشنل نیوز میں جماعت احمدیہ کے کامیاب جلسہ سالانہ کی خبریں نشر کیں۔

اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہمیں اپنے فضل اور رحم سے ان امور کو مزید بہتر طریق پر انجام دینے کی توفیق عطا کرتا چلا جائے اور اپنی تائید ونصرت کے نشان آئندہ بھی ہمیں اسی طرح سے دکھاتا چلا جائے آمین۔

کمپوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: عبدالحفیظ کھوکھر۔ ترسیل: قاضی نجیب الدین احمد